علیہ توکلت وهو رب العرش العظیم

للہ الحمد والشکر کہ فریادِ عاشق دلگیر سوز و گداز تیر تاثیر یعنی دیوان النعت از تصنیف جناب منشی محمد عبد الرحیم صاحب ابدؔ شاگرد جناب حکیم حاجی سید محمد سجاد صاحب مدظلہ استاد الشعرا نامزد بہ

سوزِ ابد

حسبِ فرمایش جناب فیض محمد خانصاحب تاجر کتب باہتمام جناب ناخدا صاحب منبع الجود والکرم مخزنِ فیض و النعم معدنِ حلم و مروت جناب حاجی محمد صاحب ناخدا

در مطبع حقانی واقع کلکتہ مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادا کیونکر کرون مین شکر یارب تیری رحمت کا
لقب تونی دیا آدم کو دنیا مین شرافت کا

اوٹھا پردہ دوئی کا درمیان سے ایخدا اوسدم
پلایا جب ازل مین تونی مجکو جام وحدت کا

گنہگارونکا شرنجانہ کیون ہوا ای خدا تونی
شفیع حشر کو بھیجا اوٹھا دھڑکا قیامت کا

زمین و آسمان جسنی کئے ہین بے ستون قائم
بیان کیونکر کرے مخلوق اوس خالق کی صنعت کا

ازل سے تا ابد گذری ہزارون انبیا لیکن
کسینے آجتک پایا نہین بھید اوسکی قدرت کا

نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

ایک ہی حکم خدا حکم پیمبر نکلا
نہ کہین فرق ذرا بال برابر نکلا

بہر دیدار نبی قرب خدا ہی درکار
سلسلہ دیتے گئے جبریل کا کیونکر نکلا

پہونچے معراج مین جب چرخ چہارم پہ نبیؐ
شب کو دہوکھا یہ ہوا کیا مہر منور نکلا

گرد رہ سرمۂ چشمان بصیرت ہوگی
قافلہ کوئی مدینے مین جو آکر نکلا

کھلگیا آج مری تیغ زبان کا جوہر
نعت احمدؐ مین سخن منہ سی جو باہر نکلا

شوقِ دیدار پیمبرؐ مین ہوئی عمر تمام
دلکا ارمان نہ اے خالقِ اکبر نکلا

سختیٔ موت بھی آسان کریگا اللّٰہ
نزع مین منھ سے اگر نامِ پیمبرؐ نکلا

غل ہوا لو نہ ثنا خوانِ پیمبرؐ کا حساب
حشر مین جب مرے اعمال کا دفتر نکلا

کوئی دیکھا نہین ہم رتبۂ عشاقِ نبیؐ
عرش ہان کچھ دلِ عاشق کی برابر نکلا

گو حقارت سی تجھے دیکھتے ہین اہلِ سخن
نعت گوئی مین آبدؔ تو ہی سخنور نکلا

زبانِ کلک سی کیونکر رقم ہو وصف احمدؐ کا
کہ سب پیغمبروں سی بڑھ کی رتبہ ہی محمدؐ کا

ہوا کافور دل سے کافروں کی کفر سب یکسر
اوٹھا جب غلغلہ عالم مین اونکی آمد آمد کا

دہن ہوتا ہی میرا اِنداِ فراطِ حلاوت سے
لبوں پر میرے جسدم میم آتا ہی محمدؐ کا

یہ حسرت ہی کہ سنگِ آستان ہوتا پیمبرؐ کا
سیاہی سی عیان سوزِ جگر ہے سنگِ اسود کا

کہی صلِّ علیٰ دل سے آبدؔ نعتِ نبیؐ تو نے
گیا شہرہ فلک تک تیرے اشعار مجدد کا

ڈھونڈھتے ڈھونڈتے حضرت کو جو کھو جائیگا
وصل اللہ کا حاصل اوسی ہو جائیگا

ہند مین موت بھی آئیگی تو مٹی ہی خراب
اب مدینے مین جو ہونا ہی وہ ہو جائیگا

حشر مین ہوگا وہ دیدارِ پیمبر سے نہال
تخمِ الفت جو کوئی دہر مین بو جائیگا

شافعِ حشر مجھے دینگے وہ آبِ کوثر
حرفِ عصیان مرے نامی سے جو دھو جائیگا

شہرِ حسن شہ دین جد سی فزون ہی آباد
ابنِ یعقوب تو بازار مین کھو جائیگا

راہِ یثرب کی اگر خاک پڑیگی منھ پہ
موجۂ قلزمِ رحمت اوسی دھو جائیگا

عشقِ حضرت کا اگر داغ رہیگا دل مین
نور کی شمع وہی قبر مین ہو جائیگا

شوق سے لکھو خطِ شوق مدینے کو ابد
حاملِ نامہ تو جبریلؑ بھی ہو جائیگا

جلوہ گر جب عشقِ محبوبِ خدا ہو جائیگا
دل کا رتبہ عرشِ اعلیٰ سی سوا ہو جائیگا

روی پر نورِ پیمبرؐ جلوہ گر ہوئے تو دو
دیکھنا آئینۂ دل حق نما ہو جائیگا

خنجرِ ابروی پیغمبر جو دیکھیگا کبھی
اور بسمل طائرِ قبلہ نما ہو جائیگا

حشر کے دن اہلِ باطن میں وہ ہوگا نامور
جسکے دل پر نقش نامِ مصطفیٰؐ ہو جائیگا

عشقِ خوبانِ جہان سر کٹ رہیگا اوسکو کام
جو کہ شیدای جنابِ مصطفیٰؐ ہو جائیگا

قبر مین فرفر ہوا جنت کی آئیگی سدا
عشقِ احمدؐ مین جو میرا خاتمہ ہو جائیگا

جب کہینگے نام لیوا ہین تیرے محبوب کے
عاصیون سی حشر مین راضی خدا ہو جائیگا

گو بڑا ہی ہند مین پراے ابد کچھہ غم نکر
مہربان اک روز تجھپر بھی خدا ہو جائیگا

نظم ہی انمین جو کچھہ وصفِ احمدِ مختار کا
ہو رہا ہی عرش پر چرچا مرے اشعار کا

رو بصحرای مدینہ ہی چلے جاتی ہین ہم
سر کو سودا ہی کسیکے طُرّہ طرّار کا

ای طبیبو ہے تمنای زیارت کا مرض
یہان نہین مصرف تمھاری شربتِ دینار کا

نعتِ پیغمبر کا جو دریای ناپیدا کنار
پیرنے والا ہُون مین اوس قلزمِ ذخّار کا

یادِ دندانِ نبی مین اس سی نکلی ہین جو اشک
ہو گیا رتبہ دو بالا چشمِ گوہر بار کا

قوتِ بازوی احمد جانشینِ مصطفیٰؐ
کیون نہو رتبہ دو بالا حیدرِ کرّار کا

منکرانِ نعتِ حضرت ہین تو ہون نقصان کیا
گل کے پہلو مین سدا رہتا ہی کھٹکا خار کا

سایۂ بالِ ہُما کرتا ہی سب کو بادشاہ
اس پہ سایہ پڑ گیا کیا آپ کی دیوار کا

مُردے زندہ ہو گئے ہر ٹھوکرہ پہ ہوتے تھی نثار
یہہ تو ادنی معجزہ تھا آپ کی رفتار کا

بھولتے کفار کب ہین ضربِ تیغِ مصطفیٰؐ
دل پہ سکہ پڑ گیا ہی مغربی تلوار کا

پیشوای مرسلان اور بادشاہِ دو جہان
خاص آپ ہی کا لقب تھا سیدِ ابرار کا

موت کی تلخی مجھے قندِ مکرّر ہوئیگی
نزع مین لب پر جو نام آیا شہِ ابرار کا

جوشِ مستی اسکو کہتے ہین کہ روزِ حشر ہو
ساقیِ کوثر کا دامن ہاتھ مجھ مئخوار کا

دین و دنیا مین نہین کوئی سہارا ای ابد
آسرا مجکو فقط ہے احمدِ مختار کا

یہ سنتے تھے تحیّر کی جگہ عالم ہی وحدت کا
کشادہ ہی یہان شانِ نبی سی بابِ حیرت کا

نہ خوفِ روزِ محشر ہی نہ دھڑکا ہی قیامت کا
یہ کیا اچھا وسیلہ ہی پیمبر کی شفاعت کا

بہت کی آکے صاحبزادون کی گہوارہ جنبانی
اسی خدمت سی ہی جبریل کو دعوی قدامت کا

ہوئی جنکے قدم سی زیب و زینت عرشِ اعظم کی
بیان کیونکر کرون مین وصف اونکی شان و عظمت کا

ہوا مجروح جو کوئی نبی کی تیغِ ابرو سے
ملا رتبہ اوسے اس دارِ فانی مین شہادت کا

کیا فتح درِ خیبر یہ زورِ حیدری دیکھو
ہوا ہی خاتمہ حیدر پہ قوت کا شجاعت کا

معاذ اللہ ٹھکانا پھر کہان اوسکا قیامت مین
کیا جسنے یہان انکار حضرت کی رسالت کا

زبان کو لذتین ہوتی ہین حاصل اتنی جان کو
خلوصِ دل سے جسدم نام لیتا ہون مین حضرت کا

دکھا دو جلد یا رب تو نبی کا روضۂ انور
نہایت شوق ہی مجکو مدینے کی زیارت کا

تڑپ کے رہتا ہی صبا یہ حال کہہ دینا
بہت بیتاب ہی آوارہ صحرای محبت کا

اٹھتا ہون کہ دیکھون آج ہی مین آپکا جلوہ
ہوا جاتا ہون وعدہ سنکے فردای قیامت کا

یہ ذلت اچھی ہی مجکو ادا دنیا کی حشمت سے
فقیری مین بھی ہرگز مین نہ لونگا نام شوکت کا

جسکو دنیا مین دلا عشق پیمبر ہوگا
مرتبہ اوسکا فرشتون سے بھی برتر ہوگا

جو کہ محو رخ پر نور پیمبر ہوگا
اوسکو دیدار خدا کیون نہ میسر ہوگا

گو شرف رکھتی ہین موسیٰ بھی جہان مین لیکن
ذرّہ کب اوج مین خورشید کی ہمسر ہوگا

نور رخسار پیمبر کی مین کرتا ہون ثنا
بعد مُردن مرا مرقد بھی منور ہوگا

واہ کیا شان محمدؐ ہی کہ اس دنیا مین
ان سے بہتر نہ ہوا کوئی نہ برتر ہوگا

ای ابد مین تو ازل سے ہون ثناخوان نبیؐ
میرا بھی خاتمہ بالخیر مقرر ہوگا

رات دن پڑھتا ہون مین کلمہ شہ دیجاہ کا
جیسے دم بھرتے ہین صوفی ذکر الا اللہ کا

بھید کیا معلوم غیرون کو ہماری آہ کا
ہمدم ہو جسکے اول و آخر ہی الا اللہ کا

کافرون کی حیلہ سازی کب چلی پیش رسولؐ
شیر سے کچھ مکر چل سکتا نہین روباہ کا

کیا کہون جو عاشق و معشوق مین ہے اتحاد
ایک جا ہی عرش پر نام احمد و اللہ کا

دیکھکر مجھکو کہینگے قبر مین منکر نکیر
کچھ نہ پوچھو یہ ثناخوان ہی رسول اللہ کا

شوق کی گرمی مین جب مین نے کہا دیوان نعت
ہوگیا ممدود سایہ [illegible] اسم اللہ کا

چھوڑ کر مجھکو مدینے کو گیا میرا خیال
چھوٹتا ہی وقت یدین ساتھ بھی ہمراہ کا

حشر کا ڈر کا نہین مجکو کہ حامی ہی مرا
دست یاری قوت بازو رسول اللہ کا

تھی شبِ معراج بھی وہ شب پیمبر کے لیے
طول عاشق چاہتے ہین جس شب کوتاہ کا

سنگ نے جسمِ نبوت پر شہادت کی ادا
بُت پرستون نے پڑھا کلمہ رسول اللہ کا

آپ کے آبِ دہن سے جو کنوان شیرین ہوا
چشمۂ حیوان سے رتبہ بڑھ گیا اوس چاہ کا

کیا بیان ہو لشکرِ اسلام کی عظمت جہان
سایۂ رحمت ہی سایہ خیمہ و خرگاہ کا

دوستو منکر شفاعت کا نہ لے ڈوبی تمھین
ریش پر اوسکی یقین ہے آبِ زیر کاہ کا

صوفیون کے ذکر مین تاثیر ہی کچھ اور ہے
اک عجب انداز سے لیتے ہین نام اللہ کا

ابتدا سے عاشق و معشوق مین ہے اتحاد
حرف اوّل ایکہی ہے احمد و اللہ کا

رات دن ہی اب یہی تجھسے تمنا ای ابد
عشق دے یارب مرے دل کو رسول اللہ کا

ثناخوان ہُون رسولِ ذوالمنن کا
ملک کو شوق ہی میرے سخن کا

خدا نے مشکلین کردی ہین آسان
دیا ہی واسطہ جب پنجتن کا

نہو کیون آشیان باغِ جنا مین
مین بلبل ہُون محمد کے چمن کا

مین اوس سردار کے در کا گدا ہون
جُھکا ہی سر جہان چرخِ کہن کا

خجل ہے باغِ جنت جسکے آگے
وہ عالم ہے مدینے کے چمن کا

لکھا ہی وصف جب زلفِ نبی کا
قلم نافہ بنا مشکِ ختن کا

شب معراج میں کیونکر نہ ہوتا
وہ بالا مرتبہ چرخ کہن کا

مدینے جا بسینگے ہند سے اب
ارادہ ہے ابد ترک وطن کا

کاروان میں کیون نہیں یثرب کے شامل ہو گیا
منکر انکار شفاعت رحمت حق سے نکر
جنبش انگشت حضرت نے کیا کیسا دو نیم
عاشقان مصطفی نے کب کہا مانا ترا
رد ہی یہ نور نبی کا وصف شاید سن لیا
داغ عشق مصطفے کی روشنی پاتا ہے کب

ای خیال روضۂ حضرت مرا دل کیا ہوا
آیۂ لا تقنطو کا دیکھ حاصل کیا ہوا
یہ کمال او سدم ترا ای ماہ کامل کیا ہوا
لاکھ منکر تو نے بہکایا تو حاصل کیا ہوا
کیون نہ چھپ ہی فانوس مین ای شمع محفل کیا ہوا
بدر تو ہر ماہ مین ہوتا ہے کامل کیا ہوا

بیقراری تیرے دل کی لیگئی یثرب تجھے
یہ نہ کہنا ای ابد نالون سے حاصل کیا ہوا

سامنے دیکھا جو مین عشق پیمبر لے چلا
محو کردونگا فرشتونکا جو دیکھینگے حساب
منزل عشق نبی مین زاد رہ کیا کم ہے یہ
راہ جو بھولے ہوئے تھے منزل مقصود کی

ایک دستاویز رحمت پیش داور لے چلا
دیکھ لو نعت نبی کا مین بھی دفتر لے چلا
سر مین سودا لیے چلا ہون داغ دل لیکر چلا
آپ کا ارشاد اونکو خضر بنکر لے چلا

بخشنے والا خدا ہی اور پیمبر ہین شفیع
کیا ہوا اگر بارِ عصیان اپنے سر پر لیچلا

وقتِ مُردن نشۂ عشقِ نبی آنکھون مین ہی
خلد مین دنیا سے مین جام بھر کر لیچلا

جب کبھی در پر ملا رضوان کو مداحِ نبی
نعمتون سے خود اوسے جنت کے اندر لیچلا

ہم تڑپتے کب سے ہین اور کب ہوا جاتا نصیب
سچ ہی کیا شکوہ کسیکا جب مقدر لیچلا

مین مدینے کو چلا آوازۂ ارشاد سے
سوے مسجد نعرۂ اللہ اکبر لیچلا

خطبہ خوانی آپ کی جسدم خدیجہ سے ہوئی
خلد سے رضوان بھی پھولون کا زیور لیچلا

مجکو ہی عشقِ نبی فصّاد دیوانہ نہو
کچھہ سمجھتا بھی ہی یا سُنتے ہی نشتر لیچلا

مر گیا مین حسرتِ دیدارِ حضرت مین آبد
داغِ رشکِ مہرِ محشر اپنے دل پر لیچلا

ردیف بای موحده

پنہان ہمارے چشمِ دل سے ہی کا جمال کب
آئینۂ ضیا مین اپنا خیال کب

اتنا ہوا ہی دل مین کہ واحد اوسکی ذات
پابند ہون حواس کا مثلِ خیال کب

یارب تیرے حبیب کی کوشش پہ آفرین
ہر امر و نہی کا نہوا امتثال کب

ارشادِ مصطفےٰ سے جو ہو نہ مستفیض
آتا سمجھہ مین فرقِ حرام و حلال کب

جبریلؑ کو بھی خدمتِ گہوارہ کی عطا / کرد آپ نے کیا ہے کسی کا سوال کب

ابرِ کرم نبیؐ کا جو ہوتا نہ آبیار / سرسبز باغِ دہر میں ہوتے نہال کب

نکلا چمک چمک کے بہت آسمان پر / پہونچا نبیؐ کے ناخنِ پا کو ہلال کب

یا مصطفےٰ احمدؔ کا سوا آپ کے کہیں
پھیلا کسی کے سامنے دستِ سوال کب

ستاتا ہے بہت اب مجھکو ہجرِ مصطفےٰ یارب / میں اپنا دردِ دل کس سے کہوں تیرے سوا یارب

نسیمِ صبح کے ہمراہ مرغِ روح کو بھیجا / مگر اب تک مدینے سے نہ کوئی بھی پھرا یارب

لگی ہے آگ دل جلتا ہے مثلِ ماہیٔ بریان / بہت پیاسا ہوں پانی ہے تُفِہ کا پلا یارب

نہ اب تک تو نے پہونچایا نہ خود حضرت نے بلوایا / جو اپنے بندۂ عاجز کو تڑپایا تو کیا یارب

جو روضہ یاد آتا ہے تو ہوتا ہے جگر ٹکڑے / رسا ہوگا مرا کب تک نہ بختِ نارسا یارب

تجھی سے اب میں کہتا ہوں نبیؐ کا تیرے شیدا ہوں / غمِ دوری سے مرتا ہوں میری سُن لے دعا یارب

مدینے لوگ پہونچے بھی حضوری بھی ہوئی حاصل / مگر میں ہند میں اب تک تڑپتا رہ گیا یارب

فقیر و عاجز و مسکین ذلیل و خوار بندہ ہوں / مدینے پہونچوں رحم اتنا نہ تو نے بھی کیا یارب

دوا ہر اک مرض کی تو نے پیدا کی ہے دنیا میں / مرے سوزِ جگر کی کیا نہیں کوئی دوا یارب

فقیرِ ناتواں غمگین مریضِ غم جاں ہے غمگین / نبیؐ کا مدح خواں ہے غمگین احمدؔ کو دے شفا یارب

ردیف تا

چمکا دی الٰہی مری تقدیر کسی وقت
حضرت کی دکھا دی مجھے تصویر کسی وقت

کیا نور کا مطلع ہے پیمبر کا مدینہ
دیکھے جبل طور یہ تنویر کسی وقت

سنتے ہیں ملک ذکر نبی میری زباں سے
ضائع نہیں جاتی مری تقریر کسی وقت

ہم جلوۂ محبوب خدا دیکھ ہی لینگے
پیدا ہو دعاؤں میں ہوئی تاثیر کسی وقت

آتی ہے عطارد کی صدا احسنک اللہ
ہم نعت اگر کرتے ہیں تحریر کسی وقت

اے بوالہوسو خاک در پاک نبی ہو لو
کام آئیگی رکھ چھوڑ دو یہ اکسیر کسی وقت

جبریل امیں پھولوں سے بھر لیتے تھے دامن
سنتے تھے پیمبر کی جو تقریر کسی وقت

سنتا ہوا ہے شوق زیارت سے نہ گھبرا
لڑ جائیگی عاشق کی بھی تقدیر کسی وقت

دونوں جانب سے ہو مطلوب اگر وصل کی رات
کیوں نہ ہو عرش معلی پہ بسر وصل کی رات

یہ پیمبر تھے کہ معراج میں بھولے نہ ہمیں
ورنہ رہتی ہے کسی کی بھی خبر وصل کی رات

جاتے تھے یوں شب معراج میں حضرت سوئے عرش
جس طرح جاتے ہیں محبوب کے گھر وصل کی رات

ساتھ معراج میں جبریل کہاں تک جاتے
کہیں خلوت میں بھی ہوتا ہے گذر وصل کی رات

بیٹھتین کرتی تھین فردوس مین خوش ہو کے
شبِ معراج تھی حورونکو مگر وصل کی رات

خواب مین آپکا دیدار ہو جس شب نصیب
کیون نہ سمجھین اوسی ہم خستہ جگر وصل کی رات

شوق کیا پوچھ شبِ معراج مین حضرت کو نہ تھا
سیج ہر ارمان بھری ہوتی ہے ہر وصل کی رات

شبِ معراج مین تھی بخششِ امت مقصود
عیش اپنا نہوا مدِ نظر وصل کی رات

شبِ معراج مین خلوت کا زمانہ کیا تھا
چھوٹی ہوتی ہے ہمیشہ سے مگر وصل کی رات

مہربانی تیری درکار ہے جنگل ہو کہ شہر
آتی ہے وادئ ایمن مین نظر وصل کی رات

ای ابر روضۂ انور مین جو شب گذری تھی
ہے وہی آٹھ پہر پیشِ نظر وصل کی رات

ردیف ثاء

حال کرتے ہو آہ بند مین تغییر عبث
سوی یثرب مجھے جانا ہے تاخیر عبث

داغِ عشق نبوی دلمین ہی مثلِ خورشید
ماہ کی میری شبستان مین ہی تنویر عبث

اک نہ اک روز زیارت سے مشرف ہونگا
کوئی سمجھے نہ میرے نالۂ شبگیر عبث

آپ قرآن مین جنکی ثناخوان ہی خدا
سنکر و کرتے ہو اس امر مین تقریر عبث

دیکھنا مجکو بلائینگے مدینے مین نبی م
آہ مین وہی نہین اللہ نے تاثیر عبث

ولولہ عشقِ نبی کا نہ رکیگا مجھسے　　پند آمیز ہی واعظ تیری تقریر عبث

جلوہ گر آئینۂ دل میں ہی روئے حضرت　　عرش پر دیکھنے کیوں جاؤنگا تصویر عبث

خود نہیں شوق زیارت کا تمہارے دل میں　　غافلو کرتے ہو تم شکوۂ تقدیر عبث

رات دن فکر یہی ہی کہ مدینہ دیکھوں　　آگے تقدیر کے لیکن ہی یہ تدبیر عبث

نہیں واقف تیری رحمت سے فرشتے ہیں تو کیا　　لکھتے رہتے ہیں گنہ میری یہ تحریر عبث

عندلیبِ چمنِ مصطفوی ہوں میں امیر
مجھسے یہ زاغ و زغن کرتے ہیں تقریر عبث

ردیف جیم تازی

عاشقِ احمد تو ہیں ظاہر میں دیوانہ مزاج　　پوچھتا ہی ہمسے کیا ای شیخِ فرزانہ مزاج

اپنے اپنے رنگ میں ہیں مست عشاقِ نبی　　متقی ظاہر میں کوئی کوئی رندانہ مزاج

جامِ عشقِ مصطفےٰ پی لے تو میں پوچھوں ترے　　کیا بدل دیتا ہی زاہد ایک پیمانہ مزاج

یہ سنا ہی مدرسے میں پڑھتے ہیں درسِ حدیث　　اسلئے آج آگئے عشاقِ رندانہ مزاج

نعت کی اشعار جسنے آکے مانگے دیدیئے　　ہم فقیر ہیں پر بھی رکھتے ہیں امیرانہ مزاج

آگئی تیری سمجھ میں کیا شفاعت کی حدیث　　آج ملتا ہی نہیں ای شیخِ فرزانہ مزاج

جبۂ و دستار سی کیا کام ای زاہد ہمین
دلمین ہی یاد رخی ظاہر مین بد انہ مزاج
سیر اہر عنصری کاخ عشق کا رکن رکین
ہو رہا ہے اندنون میرا جلوہ خانہ مزاج
عاشق احمد ہین پروا انعمو نکی کچہ نہین
ہم فقیر مست بھی رکھتے ہین شاہانہ مزاج
نور عشق مصطفی اسی دل ہی روشن مثل شمع
کچہہ سمجہکر پوچھتا ہی مجہسے پروانہ مزاج
زال دنیاسی ہو انکو کیا غرض ای منعمو
عاشقان مصطفی رکھتی ہین مستانہ مزاج

جھومتے رہتی ہین یاد چشم حضرت مین امید
مست عشق مصطفی رکھتے ہین مستانہ مزاج

مہمان جو ہوا دین کا سلطان شب معراج
دعوت کا ہوا عرش پہ سامان شب معراج
محبوب خدا منزل مقصود کو پہونچے
طے ہو گیا وقت کا بیابان شب معراج
دیکھا جو فرشتون نے جمال نبوی کو
نظرون سے گری یوسف کنعان شب معراج
تا فرش زمین حسرت دیدار نبی مین
آنکھین تھے بچھای ہوے غلمان شب معراج
امت کی گنہگارون کو بخشتا ہی خدا نے
واعظ تو بجا کہتا ہی ہان ہان شب معراج
تھے گرد فرشتے جو براق نبوی کے
تھا می تھا رکاب در کوئی پالان شب معراج
حورون کی تبسم سے در خلد یہ گویا
اک طرفہ شگفتہ تھا گلستان شب معراج
تھے ہاتھ مین حورون کے جو گلدستۂ جنت
گلشن تھا در روضہ رضوان شب معراج

امت کے گنہگاروں کی بخشش ہوئی کیا کیا
اک جوش میں تھی رحمتِ یزداں شبِ معراج

کس ولولۂ شوق میں محبوبِ خدا تھے
راہی طرفِ منزلِ جاناں شبِ معراج

امت کے لئے عرش پہ خالق سے نبی نے
کیا کیا نہ لیے وعدہ و پیماں شبِ معراج

آنکھیں کوئی ملتا تھا کفِ پای نبی سے
تھا کوئی ملک آپ پہ قرباں شبِ معراج

کچھ ولولۂ شوق تو کچھ وصل کی شادی
جاتے تھے نبی عرش پہ شاداں شبِ معراج

حضرت کے لئے خازنِ فردوسِ بریں نے
کیا کیا نہ سجے خلد کے ایوان شبِ معراج

کیا ناز و تبختر تھا براقِ نبوی کو
تھا وجد کی عالم میں خراماں شبِ معراج

خلوت میں بھی کیا جانیے باتیں ہوئیں کیا کیا
بس آپ تھے یا ایزدِ سبحان شبِ معراج

کیا وحؔ آبد سے ہو یہ ادا ہی تقریب
دیکھا ہے نبیؐ جلوۂ یزداں شبِ معراج

ردیف حا

ہجرِ احمد میں جو گھبراتی ہے روح
لامکاں تک جا کے ہو آتی ہے روح

ہر لحد میں سن کے آنا آپ کا
جسم سے باہر ہوئی جاتی ہے روح

بعدِ رضوان خلد بھی یثرب بھی ہے
کس طرف کو دیکھیے جاتی ہے روح

وقت مردن تھا مدینے کا خیال
خلد مین جا جا کے پھر آتی ہے روح

مر کے بھی یہ جستجو ہے آپ کی
عرش اعلیٰ تک پہونچ جاتی ہے روح

مر کے بھی یثرب رہا اپنا مقام
خلد ہو جنت ہو کب جاتی ہے روح

دل تو ہے خمخانۂ عشق رسولؐ
اوس مین یک بیر جہراتی ہے روح

صاف گلیان کرتی ہے مثل النسیم
حبب ہے کیطرف جاتی ہے روح

جاتے ہین عاشق مدینے کو ضرور
تن مین جاتا ہے تو جاتی ہے روح

سیر سے آب و گل مین ہے عشق نبی
جیسے تن مین جوہر ذاتی ہے روح

کعبۂ دل مین ہے سرگرم دعا
اے ابد شیخ سنا جاتی ہے روح

ردیف دال

بہت مضطر ہے بیمار محمدؐ
کہ دیکھے جلد دیدار محمدؐ

کلام اللہ کی تفسیر ہے سب
کلام حق ہے گفتار محمدؐ

نبوت کا ہے منکر بیگمان وہ
غلط سمجھے جو گفتار محمدؐ

ملک عرش برین کو بھول جائین
کبھی دیکھین جو دربار محمدؐ

مجھے کیا خوفِ محشر ہی کہ میں ہون
غلامِ آلِ اطہارِ محمدؐ

دلِ مشتاق کا ارمان نکلے
میسّر ہو جو دیدارِ محمد

نہ کیون عشاق ہون جنت کے خواہان
کہ ہے فردوس گلزارِ محمدؐ

اوسی دم قبر کے مُردے ہون زندہ
کریں گر یادِ رفتارِ محمدؐ

الٰہی رحم کر اپنے ابد پر
دکھاوے جلد دیدارِ محمدؐ

ہوئی جو پیدا جہان کے سرور صلوٰۃ ربی علی محمدؐ
رہا نہ اب دلمین خوفِ محشر صلوٰۃ ربی علی محمدؐ

ہمارا ہادی ہی وہ پیمبر صلوٰۃ ربی علی محمدؐ
مٹایا جسنے ہی کفر یکسر صلوٰۃ ربی علی محمدؐ

جمال ایسا ہی کیا کہون مین ثنا کیونکر نہ جان کرون نذر
ہوا ہی عاشق خدا بھی اونپر صلوٰۃ ربی علی محمدؐ

ہوا ہے حاصل یہ کسکو رتبہ وہ دیکھ آئی خدا کا جلوہ
ثنا اون سے ہی کون بڑھکر صلوٰۃ ربی علی محمدؐ

الٰہی دل کی یہ ہی تمنا دکھا دے مجکو نبی کا روضا
پڑا رہون یہ اوس جا پہ مین یہ پڑھکر صلوٰۃ ربی علی محمدؐ

بہت ہی مشتاق دل ہی میرا نظر کب آئی نبی کا جلوا
جدائی اونکی ہی شاق دل پر صلوٰۃ ربی علی محمدؐ

بیان ابد سے نہ کچھ ثنا ہو کہ جسکا مداح خود خدا ہو
ہوا نہ ایسا کوئی پیمبر صلوٰۃ ربی علی محمدؐ

ردیف رای مہملہ

ہی وصف نبی حیز تحریر سے باہر
ہر بات ہی گنجایش تقریر سے باہر

حسرت ہی کہ ان آنکھونسے دیکھون مدنی کو
ہر چند کہ یہ امر ہی تدبیر سے باہر

لکھی جو کبھی شب کو ثنای رخ حضرت
مہتاب ہوا جامۂ تنویر سے باہر

منہ کھولیگا اوصاف پیمبر مین کوئی کیا
اوصاف پیمبر کے ہین تقریر سے باہر

رفعت جو دکھائی کبھی مداح پیمبر
ہو قلعۂ افلاک نہ تسخیر سے باہر

اللہ نے رتبہ یہ دیا آل نبی کو
جبریل نہ تھے خدمت شبگیر سے باہر

رضوان سے یہ کہدو کہ ثنا خوان ہون نبی کا
فردوس نہین ہی میری جاگیر سے باہر

کیون نظم سے معراج کا مضمون کرون نہین
کیا عرش بریں ہی میری جاگیر سے باہر

یثرب مین ابد گرچہ رہی کثرت اعدا
اصحاب نہ تھے خنجر و شمشیر سے باہر
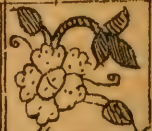
سر کو سودا ہو گیا زلف دوتا کو دیکھکر
دل ہوا بیتاب اوس نور خدا کو دیکھکر

پھر تمنا ہی اوسی لذت کی جو حاصل ہوئی
خواب مین اک رات اوس بدر الدجی کو دیکھکر

عارفون نے جلوہ گر نور خدا دیکھا یہان
کیون نہون عاشق جمال مصطفے کو دیکھکر

آیۂ رحمت ہے اونکا مصحف روئے نکویان
شکل یاد آتی ہی جنکی والضحی کو دیکھکر

کیا کہون مین حال دل ای عندلیبان چمن
غنچۂ دل کھل گیا گلگون قبا کو دیکھکر

اب اسی حسرت میں راتوں کو نہیں آتی ہے نیند — پھر کبھی خوش ہونگا کبھی اوس حق نما کو دیکھکر

حال دل ہے کیا کہوں جو مجکو بیتابی ہوئی — وہ جمال مصطفےٰ و آل علی کو دیکھکر

عالم رویا میں اونکے ہجر کے بیمار کو — کیوں نہو تسکین دل خیر الوریٰ کو دیکھکر

یا الٰہی ہے یہی ہر دم تمنای ابد
بخت پھر جاگے حبیب کبریا کو دیکھکر

ردیف سین مہملہ

بیٹھتے تھے یوں صحابہ پیش حضرت ملکے پاس — جیسے سیارے فراہم ہوں مہ کامل کے پاس

جاہ دنیا کی حقیقت آپکے در پر یہ ہے — جام جمشیدی ہے جو کشکول ہے سائل کے پاس

آپکے زخمی کی جنت میں یہ دیکھی ہمنے قدر — لائیں حوریں مرہم کافور ہر گھائل کے پاس

خوش ہوں میں تیر کبھی — آں کھلا پھولا ہوا گلشن ہے مجھ بیدل کے پاس

کون لیگا پھر خبر زخمی تیغ عشق کی — رحم دل جب آپسا آتا نہیں بسمل کے پاس

راہ عشق مصطفےٰ مجھسے نہ چھوٹے ابد و — میں تو دیوانہ ہوں تم جاؤ کسی عاقل کے پاس

دلمیں بھی آنکھوں میں بھی بھر دیجئے نور جمال — ہیں کئی یہ جام خالی آپکے سائل کے پاس

حسرت دوری یثرب میں تڑپتا دیکھکر — آرزو آتی نہیں ہے کوئی میرے دل کے پاس

سامنا ہوتی ہی پہلو سی مرا دل گم ہوا
کہہ رہا ہے کاروان سی راہ میں ہیں شوق
مین تو شاکی اسکا آیا تھا شہ عادل کے پاس
ہان پڑھے آؤ کہ آپہونچے ہو اب منزل کے پاس

تجھسے ای درد جگر کیسا سمجھتا ہی ابد
تو ذرا چل تو مدینے میں شہ عادل کے پاس

ردیف شین معجمہ

ہی مہوس جو تجکو زر کی تلاش
مجھے حضرت کی خاک در کی تلاش

اوڑکے جائیگا باغ یثرب مین
مرغ جانکو ہی بال و پر کی تلاش

ہی وہ دروازہ شہر عرفانکا
اسلیے ہی نبی کے در کی تلاش

ہین جو بیمار عشق حضرت کے
نہین کرتے وہ چارہ گر کی تلاش

طائر جان کو آشیان کے لئے
باغ یثرب مین ہے شجر کی تلاش

جنکے دلپر ہی داغ عشق نبی
نہین کرتی وہ سیم و زر کی تلاش

سنگ اسود کا جب لیا بوسہ
ہوئی حضرت کی سنگ در کی تلاش

لیچلا شوق خود سوی یثرب
اب نہین مجکو راہبر کی تلاش

کوئی جبریل کو خبر کردے
ہے مجھے اک پیامبر کی تلاش

عرش پر جا کے آپ کو دیکھا | لائقِ دید ہے نظر کی تلاش

اے ابلد جو نعت کا دیوان
ہی یہی میری عمر کی تلاش

ردیف غین معجمہ

داغِ عشقِ مصطفےٰ سے دلِ بیمار روشن چراغ
جان جائیگی جو عشق سیدِ لولاک مین
کسقدر رونق صحابہ سے ہوئی اسلام کو
قبر مین چمکایکا یک داغِ عشق مصطفےٰ

کیا تماشا ہی کہ یہان جلتا ہی بیرونِ چراغ
قدسی آآکر جلائینگے سرِ مدفن چراغ
گل ہوا جب دو جہانکا وہ جو تھا روشن چراغ
ہم یہ سمجھے ہو گیا روشن تہِ دامن چراغ

مین وہ ہون مداحِ نورِ حق تعالیٰ ای ابلد
ہند مین ہی نعت گوئی کا مری روشن چراغ

ردیف ف

دیکھا کافر نے بھی جب محبوبِ سبحان کیطرف
تابشِ دندانِ حضرت سے نظر ہے آشنا
نکہتِ گلزارِ حضرت بھی ادھر لانا صبا

اوسکا دل مائل ہوا توحیدِ یزدان کیطرف
آنکھ اوٹھ جاتی ہی میری برقِ تابان کیطرف
ہو اگر تیرا گذر یثرب کے بستان کیطرف

کوئی حضرت چھوڑ کر زاہد بھلا مین جاؤنگا — گو بلاوی لاکھ رضوان اپنی بستان کیطرف

یاد آیا جب مجھے ایسے انگشت شریف — ہنس پڑا مین دیکھکر ماہ درخشان کیطرف

جنبش ابرو سے یہ انگشت سے ہے دو دو نیم — دیکھون مین دل کی طرف یا ماہ تابان کیطرف

کاکل پیچان حضرت ہے مرے پیش نظر — دلکو الجھن ہے جو دیکھون سنبلستان کیطرف

ساکنان کوی محبوب خدا بعد فنا — آنکھ اوٹھا کر بھی نہ دیکھین باغ رضوان کیطرف

ہے بہار موسم حج ہند مین ہون اسیر — دل کھنچا جاتا ہے یثرب کے بیابان کیطرف

بھول جائے وہ بہار باغ جنت ای اسد
دیکھے رضوان گر مدینے کے گلستان کیطرف

ردیف لام

جسکو ہے یثرب و بطحا کی زیارت حاصل — اوسکو دنیا مین ہے دارین کی دولت حاصل

اون ہی سے ہے مدینہ کو شرافت حاصل — جنکے قدمون سے ہوئی عرش کو عزت حاصل

بات کی بات مین مردون کو جلا دیتے ہین — ہے غلامان نبی کو یہ کرامت حاصل

پیشوا اگر نہ محمد کو سمجھتے اپنا — کبھی آدم کو نہ ہوتی یہ خلافت حاصل

بخشنے اونینگے جسے چاہین گے محشر مین حبیب　انبیا مین یہ کسیکو نہین قدرت حاصل
انگلیون ہی در خیبر کو اوکھاڑا کسنے　ہوئی حیدر کے سوا کسکو یہ طاقت حاصل

روح فردوس کو جائیگی نہ ہرگز میری
اے ابد مجکو مدینے مین ہی جنت حاصل

ردیف میم

ای شفیعِ روزِ محشر الصلوٰۃ والسلام　ساقیٔ تسنیم و کوثر الصلوٰۃ والسلام
دیکھنا دیتے ہین حضرت کس محبت سے جواب　جب کہینگے اہلِ محشر الصلوٰۃ والسلام
آرزو دلمین اب اسکی ہی کہون شوق سے　روضۂ حضرت پہ جاکر الصلوٰۃ والسلام
وقتِ میلادِ نبی جن و ملک حور و پری　سب کے سب کہتے تھے مکرر الصلوٰۃ والسلام
مصطفیٰ اس جس جگہ پہونچے شبِ معراج مین　سب ملک کہتے تھے مکرر الصلوٰۃ والسلام
عرش تک ارضِ حرم سے جب گئے معراج مین　سنتے تھے حضرت مکرر الصلوٰۃ والسلام
ہمدمو آیا مجھے جسوقت خضر کا خیال　ہوگیا جاری زبان پر الصلوٰۃ والسلام
سنگ ریزے راہ مین کہتے تھے اکثر آپ سے　معجزاتِ حق کے مظہر الصلوٰۃ والسلام
جب صفوفِ انبیا مین حشر مین جائینگے آپ　سب کہینگے ہاتھ اوٹھاکر الصلوٰۃ والسلام

رکھیا معراج مین جب اوجِ ادادنی قریب — سنتے تھے حضرت مکرر الصلوٰۃ والسلام
ای اباجِ حضرت پہ اور اولاد اور اصحاب پر — روز و شب نازل ہو سب پہ الصلوٰۃ والسلام

ردیفِ نون
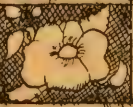
جاؤں جبلِ طور پہ ایسا تو نہین مین — ای نورِ خدا حضرتِ موسیٰ تو نہین مین
جاؤنگا کہان چھوڑ کے مین کوئی مدینہ — مجنون کیطرح وحشیِ صحرا تو نہین مین
تشبیہ جو دون آپ کے نقشِ کفِ پا سے — ناواقفِ سوزِ یدِ بیضا تو نہین مین
اللہ کے محبوب کا عاشق ہون جو ای شیخ — کچھ اسمین گنہگار خدا کا تو نہین مین
تھا معجزون سے آپکے اک معجزہ وہ بھی — ہان منکرِ اعجازِ مسیحا تو نہین مین
بس نکہتِ یثرب کے سوا باغ سے کیا کام — ای بادِ صبا شیفتہ گل کا تو نہین مین
ای شوقِ زیارت کی کشش تیری علت — تسکین تو ہر پر ابھی ہوگیا تو نہین مین
اچھا مجھے ہمراہ نہ لو قافلے والو — ہے شوق میری ساتھ اکیلا تو نہین مین
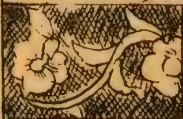
سامانِ سفر کوئی بظاہر نہین لیکن
امسال اُمید ہند مین رہتا تو نہین مین

کچھ مجھی کو عشق سلطانِ رسالت سے نہین — دعوتِ معراج بھی خالی محبت سے نہین

پھر گئی آنکھوں مین تصویر جناب مصطفیٰ
ہے رخِ احمد سے ظاہر جلوۂ پروردگار
لیچلے مرقد سے ہاتھون ہاتھ جنت مین ملک
مست [illegible] ہین مدام
شوق بڑھتا [illegible] ہی ہے جسے دیکھکر

والضحیٰ بھی کم تصوف کی ریاضت سے نہین
یہ بھی اسرارِ الٰہی خالی حکمت سے نہین
کوئی برہانِ عمل مداحِ حضرت سی نہین
ہم فقیرون کو غرض دنیا کی دولت سے نہین
ہون وہ تشنہ جسکو تسکین بحرِ رحمت سے نہین

کیا محبت ہے کہ ہو اپنی امت سی ابد
آجتک غافل گنہگارانِ امت سی نہین

عشقِ حضرت مین جو ہم یادِ خدا کرتے ہین
پوچھے یہ کوئی حضرت سے کہ ای عاشقِ رب
نقشِ محبت مرشدِ کامل نے بتایا جب سے
نعت کا شعر نہ کیون ثور کا مطلع ٹھہرے
[illegible] کی طرف سندین کیا کرتا ہے
[illegible] آئینہ دین مدینے مین نبی

تو نہی لطف رقابت کا اوٹھا کرتے ہین
ضبط ہوتا ہی نہین جس سے وہ کیا کرتے ہین
صفحۂ دل پہ ہم اک نام لکھا کرتے ہین
ہم ثنا آپ کی ای نورِ خدا کرتے ہین
ولولے دلمین یہی روز اوٹھا کرتے ہین
جو مرے حق مین وہ کرتے ہین بجا کرتے ہین

اے امداد نعتِ نبی سننے کو فردوس مین بھی
حور و غلمان ہمہ تن مشتاق رہا کرتے ہین

مرا قالب تو ہی ہندوستان میں
مگر جان روضۂ شاہ زمان میں

لکھے حمد خدا نعت پیمبر
کہاں طاقت یہ کلک دو زبان میں

سنایا کفر کو قائم کیا دین
یہ قدرت تھی رسول دو جہان میں

نبی کی نعت گوئی میں ہوں دریا
روانی کیوں نہو میرے بیان میں

گلستان پیمبر کا ہوں بلبل
مرا ہے آشیان باغ جنان میں

پڑا ہے غلغلہ کون و مکان میں
حبیب کبریا آئے جہان میں

کہاں حضرت سے ہم پلہ ہیں عیسے
تفاوت ہے زمین و آسمان میں

بلا لیجے مدینہ میں ابابر کو
نہیں لگتا ہے دل ہندوستان میں

ملیجی میرے نبی سے کون پیغمبر نہیں
اوسکی امت میں ہوں میں جسکا کوئی ہمسر نہیں

حشر کے ڈنکا تو اہی واعظ ہمیں کچھہ ڈر نہیں
کیا شفاعت کو ہماری شافع محشر نہیں

امت احمد میں ہوں یہ لاکھہ دولت ہے مجھے
جو نصیبا ہے مرا وہ بخت اسکندر نہیں

ہیں امت میں مجھے بھی بخشوائینگے نبی
حشر کا دھڑکا نہیں کچھہ خطرۂ محشر نہیں

عشق محبوب خدا ہے اور خدا کا سامنا
مہربان کوئی نہیں کوئی کرم گستر نہیں

شافع روز جزا سے ہی جو بخشش کی امید
امت عاصی کو کچھہ بھی خطرۂ محشر نہیں

ہی جنونِ عشقِ حضرت مجھکو ای ناداں ہوش
دیکھہ ای فصاد یہ رگ قابلِ نشتر نہین

کیا لکھے کوئی رخ و دندانِ حضرت کی ثنا
جسکی طلعت کی مقابل مین مہ و اختر نہین

اہلِ ایمان سے نہ انکو دشمنی ہو یہ نخیمہ
کون کہتا ہی کہ دلمین کافرون کے شر نہین

عشقِ احمد حبیب پہ نہین سکتا مدد ای ہمجوی
وای بیتابی کہ اب قابو ذرا دلپر نہین

دیر کیا ہی بس چلے سوی مدینہ ای اسد
رہنما ہے شوق اپنا حاجتِ رہبر نہین

صدمۂ ہجرِ پیمبر ای خدا کس سے کہین
تو ہی جب فریادرس ہی پھر سوا کس سے کہین

بادۂ عشقِ نبی سے اسقدر مدہوش ہین
کچھہ خبر رکھتے نہین ہین مبتدا کس سے کہین

عاشقِ شاہِ عرب ہوکر پڑے ہین ہند مین
یہ بھی ہی اپنے مقدر کا لکھا کس سے کہین

ہجرِ احمد بھی صفت ہی معدنِ سیماب کی
دردِ دلکا اپنے ہمدم ماجرا کس سے کہین

کھینچتی دلکو نہین کیون شوقِ یثرب کی ہوس
اس خطا کو بر ملا اہلِ وفا کس سے کہین

میری مطلب کی گرہ بھی کھولئے بہرِ خدا
آپ سا مشکل کشا ہو پھر بھلا کس سے کہین

ہمنے جو دنیا مین دیکھا جلوۂ نورِ خدا
کیا کوئی سمجھی گا ای صلِ علی کس سے کہین

کچھہ نہ پوچھو ماجرائے ہجرِ احمد ای اسد
دردِ دل ہر لحظہ ہوتا ہی سوا کس سے کہین

دل سی حضرت پہ جو نثار نہین
دین کا اوسکی اعتبار نہین

اصل مین احمد و احد ہی ایک
فرق ظاہر کا اعتبار نہین

ضبط کیونکر کرون مین عشقِ نبی
ابتو دلپر بھی اختیار نہین

حق تو یہ ہے کہ ہجرِ احمد مین
رازدارونکا اعتبار نہین

سوئی احمد کی گردشین ہین پسند
گلۂ چرخِ کجمدار نہین

چاہتا ہون خدا سے عشقِ رسول
تجھسے زاہد امیدوار نہین

جو کہ مداحِ مصطفےٰ ہین ابد
اونکو مرقد مین بھی فشار نہین

ردیف واو

آرزو ہی کہ جمالِ نبوی کو دیکھون
کوئی حسرت ہی نہ ہے کوئی تمنا مجکو

ہے امید اپنے نبی سے یہ بھروسا مجھکو
قبر کا ڈر ہی قیامت کا نہ دھڑکا مجکو

ہون ثناخوانِ نبی کیا غمِ فردا مجھکو
ناصحا ہولِ قیامت سے نہ دڑکا مجکو

روح نکلیگی مری تن سی تصدق کے لئے
دور سے جب نظر آئیگا مدینہ مجکو

خار اے دل نظر آئینگی فضائے جنت — یاد آئیگا جو گلزارِ مدینہ مجھکو

پہلے ہی سب کے مین فردوس مین داخل ہونگا — نعت گوئی سے نبی کی ہے یہ دعویٰ مجھکو

بیکسی مین مرا ہمدم تھا خیالِ حضرت — مہرباں کوئی نہ ایسا نظر آیا مجھکو

فکر کاہے کی اے بدر ہالکِ کوثر ہین نبی
حشر مین رہنے نہ دینگے کبھی پیاسا مجھکو

ساغرِ عشق ازل مین جو پلایا مجھکو — سالہا سال اَبد ہوش نہ آیا مجھکو

ظاہرِ شرع کی تکلیف بھلا کیا دیتا — ہوش ہی مین کبھی واعظ نے نہ پایا مجھکو

اہلِ تیرہ غمِ دوری کا نپوچھو احوال — میری بیتابی نے کیا کیا نہ ستایا مجھکو

نہ گیا گر نبی چھوڑ کے گو حورون نے — بارہا روضۂ رضوان مین بلایا مجھکو

جاگ خوابِ عدم سے مجھے کیا مطلب تھا — شوقِ دیدارِ پیمبر نے جگایا مجھکو

اے فرشتو مجھے صحرائے مدینہ ہے پسند — نہین منظور ہے طوبیٰ کا بھی سایا مجھکو

برق سے کوند گئی سامنے آنکھونکے میری — یادِ دندانِ نبی جب کبھی آیا مجھکو

ہند مین اب تو کسیطرح نہین جی لگتا — جلد پہونچا دے مدینے مین خدایا مجھکو

قافلے والے مجھے چھوڑ کے یثرب کو گئے — وائے تقدیر کسی نے نہ بلایا مجھکو

سمجھے شیدائے پیمبر تو اٹھا مرقد مین — باادب آکے فرشتون نے جگایا مجھکو

دکھاوے روضۂ انور نبی کا یا خدا مجکو
عطا کر دے پیمبر کے لئے بخت رسا مجکو

مریض عشق ہون یارو جبھی ہوگی شفا مجکو
کہ ملجائے ذرا سے بھی نبی کی خاکپا مجکو

تصور جب میں کرتا ہون نظر آتی ہی آنکھوں میں
بہار خلد سے بڑھکر مدینے کی فضا مجکو

برنگ گل شگفتہ ہو ابھی یہ غنچۂ خاطر
جو چھو جائے مدینے کی نسیم جانفزا مجکو

وصیت اتنی ای یارو بجالاؤ تو احسان ہے
کہیں مدفون نکیجو تم بقیع کے سوا مجکو

بہت مشتاق ہون تاب شکیبائی نہیں باقی
جمال پاک دکھلا و حبیب کبریا مجکو

ہراک ساعت ابد کی اب یہی ہی التجا تجھسے
خدایا جلد دکھلا دے مزار مصطفیٰ مجکو

ہان کلک ایسی نعت رسالت مآب ہو
معنی دقیق لفظ ہر یک انتخاب ہو

لکھون جو مدحت لب رنگین مصطفیٰ
رنگ مداد رو کش لعل مذاب ہو
(مداد: روشنائی ۱۲ — مذاب: پگھلا ہوا ۱۲)

دندان شاہ سی ہی اسے نسبت مثال
گوہر میں اسطرح کی نہ کیون آب و تاب ہو

کیا ڈر ہی عاشقان نبی کو فشار کا
ہان منکر و نکیر سے سوال و جواب ہو

نعت نبی ہی آتش سوزان پئے عدو
دل منکرون کا جلکے نہ کیونکر کباب ہو

ہوتا ہی ماہ مصطفیٰ میں قیامت کی ہی چمک
گوہر کو یہ نصیب کہان آب و تاب ہو

منظور زندگی نہیں شوق حبیب [illegible]
دیدار مصطفیٰ کا الٰہی شتاب ہو

لکھی جو تو نے نعت رسالت مآب کی
کیونکر غزل تری نہ ابد لاجواب ہو

چین پائے کسطرح دلِ پُر اضطراب کو — دیکھا نہ خواب مین بھی رسالت مآب کو
منکر نکیر چاہین کرین جسقدر سوال — کافی ہی نام آپ کا سب کے جواب کو
خیر الوریٰ براق پہ جسدم ہوے سوار — روح الامین نے دوڑ کے تھاما رکاب کو
خوشبو کہین ہی مشک سی گیسوے مصطفےٰ — اور کیا بھلا پسینے سے نسبت گلاب کو
عشقِ رسولِ پاک کا پیدا ہو جس سی کیف — سرشار پیکے ہو گیا مین اُس شراب کو
رخسارِ مصطفےٰ مین کہین بڑھکے ہی ضیا — نسبت کہان ہی اس سے رخِ آفتاب کو
منظورِ حق ہوا نہ رسالت مین شک رہے — بھیجا ثبوت کے لیئے اُمّ الکتاب کو
جاتا ہی سیر کو جو ثنا خوانِ مصطفےٰ — رضوان کھولدیتا ہی جنّت کی باب کو
ہی نقشِ دل یہ نام رسولِ کریم کا — کچھ ہم خیال مین نہین لاتی عذاب کو
کافی ہی مجکو شربتِ دیدارِ مصطفےٰ — مین چاہتا نہین کبھی کوثر کے آب کو

ہجرِ نبی مین یہ تو نہین مانتا ابد
سمجھاؤن کسطرح دلِ پُر اضطراب کو

ردیف ہای ہوز

دکھلا دی الٰہی در و دیوارِ مدینہ
مضطر ہی محبت طالبِ دیدارِ مدینہ

ہین خاک نشین ظلِ ہما سی نہین کچھ کام
کافی ہی ہمین سایۂ دیوارِ مدینہ

کیون دل کو مرِ ہی خواہشِ فردوسِ بریں ہو
جنّت سی سوا ہی کہین گلزارِ مدینہ

کرتا ہی وہان نورِ خدا جلوہ فروشی
کیا زور یہ ہی گرمیٔ بازارِ مدینہ

اوقات ابد ہند مین ضایع نکرو تم
آنکھون سے چلو جانبِ دربارِ مدینہ

ردیف یای تحتانی

یون دل سی پیمبر کی محبت نہین جاتی
جسطرح کہ معنی سی عبارت نہین جاتی

اس مدح سرائی کا صلہ کیون نہ ملیگا
ضایع کسی مزدور کی اجرت نہین جاتی

کب تک مین سہون صدمۂ دوریٔ پیمبر
کیا قہر ہی یارب یہ مصیبت نہین جاتی

اخلاق پیمبر کے زمانے مین ہین مشہور
منکر ترے انکار کی عادت نہین جاتی

کفّار کہا کرتے تھے اعجاز کو جادو
دشمن کی کسیطرح خصومت نہین جاتی

ہی گلشنِ یثرب کا تصوّر مجھے زاہد
ہان دل سے مری خواہشِ جنت نہین جاتی

لے کوئی محبت سی اگر نامِ پیمبر
پھر اوسکی زبان سے یہ حلاوت نہین جاتی

کیا یاد آئیگا محشر مین خیالِ رخِ حضرت
ضائع کبھی قرآن کی تلاوت نہین جاتی

جنت مین اصحاب کے تھی شوکتِ اسلام
اتبک دلِ کفار سے ہیبت نہین جاتی

ہین نام کے ملک قائلِ فرقانِ پیمبر
کافر کے مگر دل سے جہالت نہین جاتی

جب تک نظر آیا ہے نہین روضۂ انور
اس دل سے تمناے زیارت نہین جاتی

جس وقت سے دیکھا رخِ پرنورِ پیمبر
ہے زرد رخِ ماہ خجالت نہین جاتی

کہتے ہین نبی نزع مین جب سے یہ سنا ہی
دل سے مرے مرجانیکی حسرت نہین جاتی

گو نظم ابد قابلِ تحسین نہین لیکن
اوصافِ نبی لکھنے کی عادت نہین جاتی

حق نے دیا وسیلۂ شاہِ امم مجھے
اب ڈر ہے قبر کا نہ قیامت کا غم مجھے

لکھتا ہون آج صاحبِ معراج کی ثنا
عرشِ بریں کی جا ہے لوح و قلم مجھے

سیر ہوا باغِ مدینہ جو دیکھ لون
پھر ہو کبھی نہ خواہشِ باغِ ارم مجھے

اللہ سے کریگی قیامت مین سرخرو
مدّاحی رسول ملایک خدم مجھے

یا رب بہشتِ کوی پیمبر نصیب ہو
شدّاد کا نہ چاہیے باغِ ارم مجھے

روح الامین ملک تو ہین اچھا ہی ہین مگر
اللہ و مصطفیٰ کا حدوث و قدم مجھے

دنیا کے مال و جاہ کا طالب نہین ابد

درکار ہے حضور کا لطف و کرم مجھے

یاد جب شکلِ شہِ ہر دوسرا آتی ہے
جب رقم کرتا ہون وصفِ رخِ پر نورِ نبی
غنچۂ دل مرا ہوتا ہی شگفتہ اوسدم
جیتے جی ہوتا ہون گلزارِ جنانمین داخل
اسلیئے دل ہی مرا روی محمدؐ پہ فدا
وہ مرض شربتِ دیدارِ نبی جسکا علاج

عرشِ اعلیٰ کی مِیری دلمین ضیا آتی ہے
لکھتے لکھتے مِیری آنکھونمین ضیا آتی ہے
دل کشا جب کبھی یثرب کی ہوا آتی ہے
یاد جب مجکو مدینے کی فضا آتی ہے
کہ مجھے اسمین نظر شانِ خدا آتی ہے
ای مسیحا تجھے کچھ اسکی دوا آتی ہے

اوسکو تعظیم سے لے جاتے ہین جنت مین ملک
ای ابد جسکی مدینے مین قضا آتی ہین

رتبہ ملا یہ نعتِ رسولِ انام سے
آیا نہین ثبوت خدا کی کلام سے
یہ التجا ہی ساقیٔ روزِ قیام سے
انگشتِ مصطفیٰ کا اشارہ ہی تیغ تیز
نعتِ نبیؐ مین صرف کرون عمر بھی اگر
ہو نعت کی صلے مین زیارت مجھے نصیب

محفوظ کبریا ہی ہماری کلام سے
جاری ہوا ہی سکہ دین کسکی نام سے
سیراب مجکو کیجئے کوثر کی جام سے
برّغ کو اسکی پوچھیے ماہِ تمام سے
آقا کی مدح ہو سکے کی غلام سے
کب خلد چاہتا ہون رسولِ انام سے

اک تہلکہ زمین سی فلک تک بپا ہوا
نکلی جو رزمین تیغِ محمد نیام سے

چین جبین سی آپ کی کفار قتل ہون
کچھ کم نہین ہی جنبشِ ابرو حسام سے

گیا خلد مین بھی آمدِ سرور کی دھوم دھام
حورین نکھر رہی تھین بڑے اہتمام سے

صحرا نوردِ ہجر ہمیشہ کی رہبری
کچھ بن پڑی نہ خضر علیہ السلام سے

نام رسول ہی سی وہ مُردی جلاتے تھے
پوچھے کوئی مسیح علیہ السلام سے

سچ ہی جو کوئی عشقِ نبی کا مریض ہو
اچھا نہو مسیح علیہ السلام سے

ہر دم نظر مین ہی رخ و گیسوی مصطفےٰ
رکھتے ہین ہم تو کام اسی صبح و شام سے

محشر مین ہی اوسی سی شفاعت کا آسرا
آگہ کیا ہی جسنے خدا کی پیام سے

صیادِ عشقِ زلفِ نبی ہی کمندِ خلد
کرتے ہین صید مرغِ جنان اسی دام سے

محشر مین سب کی کام سنور جائینگے ضرور
سرکارِ کبریا کی مدار المہام سے

کیا خوب شعرِ نعت لکھی تمنے ای ابد
ہین وجد مین ملک بھی تمھاری کلام سے
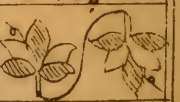
اب ہوا ای زلفِ حضرت منتشر ہونیکو ہی
ایک جہان کو میری سودے کی خبر ہونیکو ہی

لکھ رہی ہین شب کو وصفِ روی پر نور ہی
ہی گریزان ماہ فق روی سحر ہونیکو ہی

ہجر احمد نے دیا ہی اوج انھین نامِ خدا
میرے نالونکا بھی شہرہ عرش پر ہونیکو ہی

ہے یقین یہ مجکو حاصل ہوگا دیدار خدا
نور حضرت کا مری آنکھوں مین گھر ہونی کو ہی

ہوگی بیشک وادیِ ایمن تجلّی دیکھنا
جلوہ گر محشر مین اک رشک قمر ہونیکو ہی

کچھہ بھی ہی تمکو خیال روز محشر ای ابلہ
خواب غفلت تابہ کی آخر سحر ہونیکو ہی

لکھوں کیا مدح روی مصطفیٰ کی
نظر آتی ہی اک قدرت خدا کی

کہاں طاقت بشر کو جو کری مدح
محمدؐ تاجدار ہل اتیٰ کی

میسر ہی جسے خاک مدینہ
اوسے خواہش نہین ہی کیمیا کی

سہوں کب تک مین یارب درد فرقت
دکھاوی جلد صورت مصطفیٰؐ کی

مدینہ چلکے ان آنکھوں سے دیکھوں
تمنا ہی یہ مجھہ بے دست و پا کی

اگر و کچھہ بھی نہ فکر روز محشر
بُری ہی ماسیو رحمت خدا کی

پہونچ جای کہین جلدی سے یارب
مدینہ مین یہ میرا جسم خاکی

الٰہی کس منہہ سی اوس خالق کا ہو وصف
کہ جسنے دین کی دولت عطا کی

یہی منظور ہی پوچھے کوئی سیری ہمیر سے
عرب کو کاروان ہند جائین اور ابد تر سے

عیان ہی زور بازوی نبی کا جنگ خیبر سے
ذرا پوچھو تو ضرب حیدری جبریلؑ کی سر سے

علاقہ دل کو یون ہی قدِ بالای پیمبر سے
عبث ہی خاک بیزی کوئی کہدی کیمیاگر سی

پیے حج ایک سال آئی تھے مکہ مین مدینہ سے
لکھا ہی جوش مین جب آکی ہمنے نعت حضرت کو

جو کچھہ امید ہی ہمکو تو جوشِ تشنہ کامی سے
یہ حسرت ہی کہ اوس کر سنگِ در کا جا کے بوسہ لون

یہ رتبہ آپ کا اہلِ حرم کو حق نے بخشا ہی
ڈراتا کیا ہی اے واعظ ہمین ہولِ قیامت سے

بھلا تشبیہہ دون کس شی سے دندانِ پیمبر کو
یہان تو شوق ہی بیحد مدینہ کی زیارت کا

خدا کے واسطے آئے ہین مکہ مین [illegible] سے
ہار دا ای تشنگی عشقِ حضرت ظرف ایسا ہو

نہوگی مغفرت اوسکی تقین جانو قیامت مین

تعلق جسطرح قمری کو ہی سرو و صنوبر سے
غبارِ کوئی حضرت ہی سوا کبریتِ احمر سے
(گندھک ۱۲ سرخ)

تو مر کر بحرِ احمد مین پھری اللہ کی گھر سے
قلم سی اپنی مضمون ابرِ رحمت کیطرح برسے

قیامت مین پلائیگا ہمی ساقیِ کوثر سے
سنی جسکی نبوت پر گواہی سب نے پتھر سے

فرشتے اذن آنیکا طلب کرتے تھی باہر سے
تعلق رکھتی ہین ہم بھی شفیعِ روزِ محشر سے

فزون ہی آب و تاب انکی کہین الماس و گوہر سے
مگر کچھہ بس نہین مجبور ہون اپنی مقدر سے

نبی کی گھر چلے ہین ہم تو اب اللہ کی گھر سے
کہ لون ساغر یہ ساغر حشر مین ساقیِ کوثر سے

جسے ہی بغضِ بوبکر و عمر عثمان و حیدر سے

نہون مغرور کیون کر ای امیر ہم اپنی بخشش پر
شفاعت کی ہمین امید ہی اپنی پیمبر سے

آسمان ہی رقص مین خیرالوری پیدا ہوے — ہی زمین نازان محمد مصطفے پیدا ہوے
سرو قد اوٹھو حبیب کبریا پیدا ہوے — سرور دین مالک ہر دوسرا پیدا ہوے
سیّد ابرار فخر انبیا پیدا ہوے — رحمت عالم شہ ارض و سما پیدا ہوے
جنکی خاطر حق نی یہ دونو جہان پیدا کیے — وہ نبی باعزّ و شان صلّ علی پیدا ہوے
کچھ نہین باقی رہا اپنی گناہون سے ہراس — بہر بخشش شافع روز جزا پیدا ہوے
جنکے چہرہ کی چمک سی ہون مہ و انجم خجل — آج وہ نور الہدی کہف الوری پیدا ہوے
اسقدر پیدا ہوا شیطان کی دلمین ہراس — کوہ مین جا کر چھپا جب مصطفی پیدا ہوے
خوف محشر کا نہین دلمین میرے باقی رہا — ساقی کوثر شفیع دوسرا پیدا ہوے
یہ خبر دیتا ہی ہر ایک کو منادی غیب کا — لو مبارک ہو رسول کبریا پیدا ہوے
بت گری اوندہی زمین پر وقت میلاد نبی — کفر ٹوٹا جب محمد مصطفے پیدا ہوے
مدح جنکی ہی رقم توریت اور انجیل مین — اب وہ ممدوح جناب کبریا پیدا ہوے
ہوگئے ہم سب تونگر دولت ایمان سے — واہ کیسے معدن جود و سخا پیدا ہوے
دیکھی تھی موسی نے بھی جنکی تجلی طور پر — مژدہ باد ای دل وہی نور خدا پیدا ہوے

واہ کیا خوبی قسمت ہم سبھون کی ہی بلند
جو نبی ایسے ہمارے رہنما پیدا ہوے

زبان سی نعت لکھنے مین جو نام مصطفیٰ نکلے
صریرِ کلک سی صل علیٰ صل علیٰ نکلے

تڑپ کر ای دلِ بیتاب تو آگاہ کر دینا
ادھر سے جب مدینے جانیوالا قافلہ نکلے

آواز قلم ۱۲

وہی ہی اہلِ دل اور ہو ہی اللہ کا بندہ
کہ جسکے ہر نفس مین یا محمدؐ کی صدا نکلے

ہوئی کافور عالم سی اوسی دم کفر کی ظلمت
حجابِ نور سی جسدم رسولِ دوسرا نکلے

یہ حسرت ہی کہ مین جی بھر کے دیکھون جلوۂ احمد
الٰہی وہ بھی دن ہوگا جو دلکا حوصلہ نکلے

مری اشعار مین ہی صاحبِ معراج کی مدحت
فرشتونکی زبان سی کیون نہ ہر دم مرحبا نکلے

ہمین دنیا سی کیا مطلب عدم کے رہنی والی ہین
ادھر بھی ہم تلاشِ جلوۂ احمد مین آ نکلے

کرون اوسکی قدم کی خاک کو کحل البصر اپنا
کوئی زائر مدینہ کا جو اس جانب کو آ نکلے

مجھے وہ عشق دی یا رب کہ مرنی پر قیامت تک
لحد سے یا محمدؐ یا محمدؐ کی صدا نکلے

ابد کے دل کو دھڑکا ہی سوالِ قبر کا حضرت
نہین معلوم کیا کہنے کو چاہون منہ سی کیا نکلے

تمت
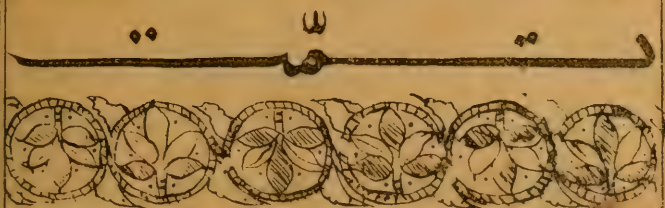
معجزهٔ گوسفند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قابلِ حمد و ثنا ہے وہ خدا
اوسنے مشتِ خاک کو گویا کیا
عقل اوسکے وصف مین حیران ہے
ہر طرف ہی اوسکی قدرت کا ظہور

حکم سے جسکے بنا ارض و سما
قطرۂ ناچیز کو دریا کیا
فہم بھی عاجز ہے سرگردان ہے
نور سے جسکے بنا احمد کا نور

در نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

جب ہوا دریای وحدت موجزن / آے دنیا مین رسولِ ذو المنن
کیا لکھے کوئی ثناے مصطفےٰؐ / خود ثنا خوان جسکا ہی رب العلےٰ
باعثِ ایجادِ عالم آپ ہین / ہو جب بنیادِ آدم آپ ہین
آپ کے اصحاب چارون باصفا / سب تھے مقبولِ جنابِ کبریا

تعریف اصحاب کبار رضی اللہ عنہم اجمعین

اولین صدیقِ اکبر باوقار / دیندار و متقی پرہیزگار
دوسرین فاروق تھے یعنے عمرؓ / حامیِ دین نائبِ خیر البشر
تیسرے جو حضرتِ عثمان تھے / رہنما و جامعِ قرآن تھے
چارمین تھے حضرتِ شیرِ خدا / تھا لقب جنکا علیِ مرتضےٰ
تھے وہ چارون پیشوا و مقتدا / افضل و اکمل امین و مہتدا
تھے وہ بیشک جانشینِ مصطفےٰؐ / اسلئے حق نے خلافت کی عطا
پہونچے اُن سب پر درود اللہ کا / اور اولادِ نبیؐ پر بھی سدا

سبب تالیف کتاب

شوق دلمین دفعتہً پیدا ہوا
معجزے ہر چند ہین بیحد و عد
کہکے بسم اللہ اوٹھا اپنا قلم
الغرض یہ معجزہ مین نے لکھا
اسطرح ہی شرح بردہ مین لکھا
یعنی تھے جابرؓ بھی اک مردِ سخی
دل سے الفت اونکو پیغمبر کی تھی
کس خوشی سے سب کیا سامان بہم
بکری بھی اک بہرِ اطعامِ نبیؐ
گوشت بہرِ طبخ بی بی کو دیا
یہ کہا اور گھر سے وہ باہر گئے
اون کی زوجہ بھی بڑی دیندار تھین
ہو گئین جلدی سے وہ مصروفِ طعام
اتفاق اک اور اب سنیے عجیب
اون کے دو بیٹے تھے کم سن مہ لقا

مین بھی حضرت کا لکھون اک معجزہ
نظم کر اک معجزہ تو بھی ابد
حضرتِ جابرؓ کا قصہ کر رقم
گوشِ دل سے چاہیے سننا ذرا
حضرتِ جابرؓ کا یارو ماجرا
دیندار و خوش عقیدہ متقی
دعوتِ ختم الرسل اک روز کی
از برائے دعوتِ شاہِ امم
ہو لے کر ذبح کی با صد خوشی
اور پکانے کے لیے اوسکو کہا
اور سامان جمع کر لینے کے لئے
عاشقِ نامِ شہِ ابرار تھین
شوق سے کرنے لگین سب اہتمام
واردات طرفہ تر حالِ غریب
دونون سے رکھتے تھے وہ الفت سدا

وقت ذبح بز بھی وہ موجود تھی
رقص بسمل بز کا دیکھا باخوشی
الغرض جب ذبح بکری ہو گئی
کچھ نہ انجام اسکا وہ سوچے ذرا
تھوڑے عرصہ مین جو وہان خلوت ہوئی
یہ تماشا ہی عجب انداز کا
سنکے یہ چھوٹا اوٹھا باصد طرب
لی بڑے نے ہاتھ مین اپنے چھری
کچھ نہ تھا انجام کا اوسکو خیال
بے تکلف سنلے تردد جاتی ہی
تھی چھری تیز اور رگین گردنکی نرم
مثل بز وہ ذبح جسدم ہو چکا
دیکھی اوس کی مان نے یہ جب واردات
خوف سی لڑکا بڑا مضطر ہوا
تھی تو مضطر مان بھی کوٹھے پر گئی

دیکھتے تھے غور سے دونو کھڑے
سمجھے دونو کھیل ذبح بز کو بھی
دھن سندھی لڑکون کو تب اس کھیل کی
کھیل سمجھے ذبح بز کو برملا ہو
بات دونو مین یہ پھر ہونے لگی
آؤ ہم تم بھی تو کھیلین یہ بھلا
اور مثل بز وہ لیٹا لے لعب
از پئے ذبح برادر تیز کی
کم سنی تھی سوجھتا کیا وہ مآل
بھائی کی گردن پہ اوسنے پھیر دی
کٹ گئی شہرگ بہا خون گرم گرم
تھوڑی ہی سی دیر مین بس مر گیا
دوڑی تب روتی ہوئی وہ نیکذات
بھاگ کر کوٹھے کے اوپر چڑھ گیا
مبتلای رنج و غم روتی ہوئی

مان کا ڈر دلمین سمایا اسقدر
بام سے کودا وہ لڑکا بیخطر

گر پڑی کوٹھے سے وہ بھی مر گیا
دوسرے کا غم ہوا اب دوسرا

طفل کم سن اور وہ بامِ بلند
آہ یارب کسقدر پہونچا گزند

صاحبِ اولاد سمجھین یہ ستم
کیا ہوا ہوگا اوسے رنج و ستم

ایک دلپر داغ دو پیہم ہوے
رنج پہ رنج اور غم پہ غم ہوے

تھی مگر وہ عاشقِ نامِ رسولؐ
رہگئی خاموش با محزون و ملول

تا نہ سُن لین یہ خبر خیر البشر
اور مبادا پھر نہ آئین میرے گھر

جبر کرکے اپنے دلپر اختیار
رہگئی خاموش اور محزون و زار

کچھ نہین تدبیر اوسکو بن پڑی
دونون کی لاشین اوٹھا کر لیگئی

ایک چادر دونو لاشون پر اوڑھا
دونون کو اک گوشے مین مخفی رکھا

جلد پھر کھانا پکانے وہ لگی
اس تمنا مین کہ کھائینگے نبیؐ

ابتلک کھانا نہین تیار ہے
آمدِ شاہنشہِ مختار ہے

دمبدم وہ دلمین اپنے سوچ کر
منتظر حضرت کی تھی وہ خوش سیر

ایسی عورت صابرہ دیکھی نہین
عشق اوس کے دلمین تھا منزل گزین

اپنے لڑکو نکا نہ تھا اوسکو خیال
دمبدم حضرت کا تھا اوسکو خیال

اتنے مین آیا وہ مرد خوش صفات — اور پوچھی اپنی زوجہ سے یہ بات
دونو لڑکے کیون نظر آتے نہین — صورتین کیون اپنی دکھلاتی نہین
اوسکی زوجہ نے یہ بات اوس سے کہی — کھیلنے باہر گئے ہین وہ ابھی
شوہر اوسکا سنکے یہ چپ ہو رہا — کچھہ نہ اوس نے بھی خیال اسکا

آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جابرؓ کے مکانمین

اتنے مین آئے شہ ہر دوسرا — آپ پر جو حال تھا سب کھل
کیا زن و شو کو ہوئی فرحت حصول — فرش آنکھون کو کیا بہر ر
بعد تعظیم و تواضع احترام — دست بستہ عرض کی یا
الغرض کھانا جو کچھہ تیار تھا — سامنے حضرت کے لاکر چن
آپ نے ارشاد یہ اوس سے کیا — اپنے لڑکون کو بھی بلوا لے ذر
کیا تیرے لڑکے نہ کھانا کھائینگے — کیا نہ میرے پاس بھی وہ آ

کھانا اون کے ساتھ ہی کھائینگے ہم
آ کے بی بی سے یہ پھر اوس نے کہا
اپنے لڑکونکو بھی میرے پاس لا
کسطرف لڑکے گئے ڈھونڈھوں کہان
اون کی زوجہ نے وہ سارا ماجرا
چپ ہوا سنکر وہ مردِ پارسا
آیا پھر کر جب وہ مردِ خوش صفات
بانی مینے بہت ڈھونڈھا اُنہین
آپ کھانا کھائین ای شاہِ ہُدی
آپ نے ارشاد یہ اوس سے کیا
مجکو ہی معلوم سب لڑکونکا حال
خیر گذرا وہ جو گذرا ماجرا
چپ ہوا سنکر وہ مردِ باصفا
گریہ و زاری کیا با حالِ زار
آپ اوٹھے اور پاس لاشونکے گئے

پاس اپنے اونکو بٹھلائینگے ہم
ہی یہ مرضیِ رسول دوسرا
ساتھ میرے اونکو تو کھانا کھلا
جستجو مین اون کی مین جاؤن کہان
ہو کے تب مجبور شوہر سے کہا
ضبط کر کے گریہ و آہ و بکا
عرض کی حضرت کی خدمت مین یہ بات
اسطرف اور اوسطرف دیکھا انہین
گر نہین حاضر ہین وہ تو کیا ہوا
منکشف سب حال مجھپر ہو گیا
یاد کر حق کو نہ کر دلمین ملال
لاش اون دونون کی میرے پاس لا
سر جھکائی پاس لاشون کے گیا
لاشین اون دونون کی لایا بیقرار
جسجگہ دونو جنازے تھے دھرے

ہاتھہ سے منہہ کھولکر اون کا ذرا
اور دعا یہ کی کہ رب پاک ذات
اسطرف یہ لفظ حضرت کہہ چکے
حبذا اعجاز محبوب خدا
ہو گیا آب دہن آب حیات
زندہ دونو طفل مردہ ہو گئے
ساتھہ اونکو لیکے پھر کھایا طعام
ہو چکے فارغ جو کھانیسے نبی
واہ کیا مقسوم اوس بکری کا تھا
معجزہ اک اور بھی ظاہر کیا
حکم فرمایا کہ سب کے استخوان
جمع جب ایک ایک ہڈی ہو گئی
بکری بھی وہ مر کر زندہ ہو گئی
بارک اللہ ای رسول خوش صفات
آپ ہین محبوب خاص کردگار

حلق مین آب دہن اپنا دیا
فضل سے اپنے عطا کر تو حیات
اوسطرف وہ دونو زندہ ہو گئے
معجزہ عیسی کا زندہ ہو گیا
بالا ہین معجزات باہرات
بلکہ ماباپ اونکے زندہ ہو گئے
اور کیا شکر خداوند انام
اور ہوئی مہمان داروں کو خوشی
گوشت کھایا جسکا حضرت نے دلا
یعنی بکری کو بھی زندہ کر دیا
اک جگہہ تم جمع کر دو سب یہان
ایک کلی آپ نے اوسپر بھی کی
مثل سابق چلنے اور پھرنے لگی
آپ پر سب ختم ہین یہ معجزات
آپ جو چاہین کرین ہے اختیار

آپ کے اوصاف شاہِ بیمثال | کر سکے کچھ نہ بھی بشر کی کیا مجال
آپ ہین نورِ جمالِ کبریا | آپ ہی ہین مظہرِ ذاتِ خدا
یہ آبد کی آپسے ہے التجا | جلد حاصل ہو مرا بھی مدعا
یعنی دیکھون روضۂ پر نور مین | اور زیارت سے بھی ہون بہرہ ور مین
چھوڑ کر اوسکو نہ پھر جاؤن کبھی | جا کے وہان سے بھی نہ پھر آؤن کبھی

معجزہ تمام شد

مصنف صاحب اس سلام کو
کھڑے ہو کر پڑھا کرتے ہین

شافعِ روزِ قیامت صلوٰۃ اللہ علیک | اخترِ اوجِ شرافت صلوٰۃ اللہ علیک
سب نبیون کے ہین سرور بالا ترِ دو کون گو | معدنِ جامِ سعادت صلوٰۃ اللہ علیک
ہو سبب بنیادِ عالم فخرِ اولادِ آدم | بانیِ حلم و شرافت صلوٰۃ اللہ علیک
وہ شفیعِ دو جہان ہین مالکِ کون و مکان ہین | مخزنِ علم و فضیلت صلوٰۃ اللہ علیک

عارفوں کی ہیں وہ ہمدم رازِ حق ہیں وہ محرم
وہ شفیع المذنبین ہیں مہبطِ روح الامین ہیں
کاشفِ سرِ الٰہی واقفِ رمزِ الٰہی
مالکِ ہر دو جہاں ہیں صاحبِ کون و مکاں ہیں
دافعِ رنج و بلا ہیں
ہو ابد پر چشمِ رحمت

رہبرِ راہِ طریقت صَلوٰۃُ اللہ علیک
مصدرِ کانِ مروت صَلوٰۃُ اللہ علیک
مرجعِ افضال و رحمت صَلوٰۃُ اللہ علیک
موردِ حلم و شجاعت صَلوٰۃُ اللہ علیک
منبعِ جود و سخا ہیں
صَلوٰۃُ اللہ علیک

سلام دیگر

السلام اے باعثِ کون و مکان
السلام اے مظہرِ لطفِ خدا
السلام اے چارہ سازِ عاصیان
السلام اے سیدِ عالی مقام
السلام اے تاج بخشِ افسران
السلام اے سرورِ والا حشم
السلام اے رہنمای گمرہان

السلام اے خادمانت قدسیان
السلام اے شافعِ روزِ جزا
السلام اے دستگیرِ بیکسان
السلام اے شافعِ یوم القیام
السلام اے بادشاہِ مرسلان
السلام اے سیدِ عالی ہمم
السلام اے منزلِ حق را نشان

السلام ای سید دنیا و دین | السلام ای مهبط روح الامین

السلام ای دادخواه بیکسان | السلام ای بادشاه انس و جان

السلام ای سید عالی حسب | السلام ای سرور والا نسب

السلام ای بوی تو عنبر سرشت | السلام ای کوی تو باغ بهشت

ای توئی محبوب عالم آفرین | از ازل نام تو ختم المرسلین

هست شرع دین تو ماوای من | هست کوی پاک تو ملجای من

دوری تو سخت مشکل یا رسول | روز و شب باشم ز بس زار و ملول

ای بشمع روی تو پروانه ام | تیره در هجرت مگر کاشانه ام

باشم از دوری خود بس شرمسار | آه و زاری کار من لیل و نهار

بیقرارم در فراقت یا رسول | نیست جز رنج و الم بارم حصول

جلوه فرما و آید را شاد کن | از همه رنج و الم آزاد کن

بس که هستی انت شفیع المذنبین | آرزو دارم من بیکس چنین

غرقم اندر بحر عصیان یا حبیب | رستگاریها از و گردد نصیب

چون شود این جان من از تن جدا | خاتمه بالخیر فرماید خدا

بس گرفتارم بعصیان مو بمو

لطف کن بر من بحق ده و دو

واضح ہو کہ اس ردیف و قافیہ مین جو غزل صفحہ ۴۲ مین لکھی ہی اوسمین غلطی سی نکالے ہوئے شعر لکھے گئے اصل یہ ہے

غزل

داغ عشق مصطفے ہی دلمین یا روشن چراغ
دیکھہ ہم بھی رکھتے ہین ای وادی ایمن چراغ

قبر مین اسطرح چمکا داغ عشق مصطفے
تھو می شب کو جسطرح تاریکی مسکن چراغ

کیا صحابہ سی ہوا اسلام کو حاصل فروغ
سچ ہی بزم حق پرستی مین تھی سب روشن چراغ

لو اگر شمع رسالت سی لگی ہو بعد مرگ
روز گرد نی جلا جائین سر مدفن چراغ

آتش عشق نبی کی روشنی باطن مین ہے
دل میرا سینہ مین ہی یا ہی تہ دامن چراغ

باغبان شب کو چمن مین پڑھ کی دیکھ درود
نور رحمت سی بنیگا ہر گل گلشن چراغ

خون دل ہی داغ عشق مصطفے کو ہی بہم
ای ابد روشن نہین ہوتا ہی بی روغن چراغ

غزل دیگر

ہجر مین آپکی ای سید خوشخو میرے
ایک لحظہ بھی نہین تھمتی ہین آنسو میرے

در خیبر پہ ید اللہ سے پیغمبر نے کہا
ہان دکھا زور میرا قوت بازو میرے

کیا نہ سمجھی گی مجھی عاشقِ شیدای نبی | کیون دبائیگی زمین قبر کی پہلو میرے
عش سے آنا درِ حضرت پہ بہت مشکل تھا | لائی بیتابئی دل تھام کے بازو میرے

یادِ دندانِ نبیؐ میں جو رویا تو ابد
غیرتِ سلکِ گُہر ہو گئے آنسو میرے

احوال مصنف

بعدِ حمد بجید و نعتِ لاتعد سید شاہ محمد عبد الرحیم متخلص بہ ابد ابن جناب مولوی خدا بخش صاحب مرحوم و مغفور عرض کرتا ہی کہ آبا و اجداد اس خاکسار کے لکھنؤ کے رہنے والے تھے زمانے کے انقلاب سے شہر مینو سواد بلدۂ عظیم آباد مین آکر ٹھہرے یہین اوقات بسر کرنیلگے معاش ملکیت اسی جگہ بہم پہونچائی عمر یہین گذارا خاکسار اسوقت بہت کم سن تھا اسی شہر مین تربیت بھی پائی جب سنِ تمیز کو پہونچا زمانہ موافق ہوا کلکتہ مین تلاشِ روزگار تنہا آکر رہنے لگا اچھے لوگون کی صحبت علی الخصوص تھی اکثر شاعرونکی نکتہ سنجیون سے دل بہلا کرتا تھا رفتہ رفتہ طبیعتِ اس عاصی کی بھی ادھر

مائل ہوئی جھوٹی جھوٹی موتی پرونے لگا گو کسیطرح کی شعر کہنے کی لیاقت نہ تھی مگر کچھ نہ کچھ کہنے لگا دس پانچ غزلین دوستونکی فرمایش سے رندانہ کہین جو مندرجہ غزل ہین ایک شب تنہا بیٹھا ہوا کچھ شعر نظم کر رہا تھا کہ یکایک خیال گذرا کہ اس فضول گوئی سے فائدہ کیا وہ کام کرنا چاہیے کہ توشۂ آخرت ہو خدا کی شان یک بیک طبیعت نعت گوئی کیطرف متوجہ ہوئی اوستادِ کامل کی جستجو ہوئی خوبیٔ تقدیر سے عالیجناب حکیم صاحب فضیلت مآب حکمتِ انتساب بقراطِ زمان ارسطوئی دوران معدنِ حلم و مروت مصدرِ مکارمِ اخلاق حاجی الحرمین نجیب الطرفین ماوائی و ملجائی اوستادی مولائی حضرت مولینا حکیم حاجی سید محمد سجاد صاحب مستند الشعرا مدظلہ کی خدمت مین بقصدِ اصلاح حاضر ہوا حکیم صاحب گو خود شعر نظم نہین کرتے ہین مگر اس فن کے جزئیات سے خوب واقف ہین مدعیانِ فنِ شاعری کو اونسے کچھ پوچھتے اور سنا تے دیکھا اور اون کی مہر دسے پر اوستادی کا دعوی کرتے دیکھا غرض جناب ممدوح نے پہلے تو اصلاح دینے سے انکار کیا پھر نعت کا نام سنکے سکوت فرمایا بہرکیف اون کی خدمت مین حاضر ہونے لگا الحمد للہ علی احسانہ کہ اب اون کی عنایت سے آشنا تو ہوا کہ کچھ کہہ لیتا ہون ورنہ من کجا و شاعری کجا

کیونکہ متقدمین نے کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا کہ دوسرا کوئی نظم کرسکے شعر

حریفان بادہا خوردند و رفتند		تہی خمخانہا کردند و رفتند	

اس زمانیکی شاعری کیا ہے گویا متقدمین کے کلام کو کچھہ الفاظ بدل کے پڑھنا
اور اپنا کلام کہلانا کیسے کیسے دیوان نعت مین ہین کہ جسکے دیکھنے سے
انسان کے ہوش درست ہوجائین پھر اون لوگون کے کلام کے آگے
اس کلام کو فروغ کہان آفتاب کے آگے چراغ کی روشنی کیا مگر خیر
بقدر حصول ثواب جو کچھہ ہوسکا نظم کیا دانایان فن سے عرض ہے کہ مجھے دعوی
شاعری نہیں جہان کہین غلطی دیکھین اصلاح فرمائین اور اگرچہ یہ دیوان
ہنوز ردیف وار کامل بھی نہیں ہوا ہے دو چار ردیفین باقی بھی رہگئی ہین
مگر نعت کے قدردان اسکے چھپنے مین بہت مصر ہوئے غزلون کی نقلین دیتے
دیتے عاجز آگیا مجبور اونکے کہنے کو الامر فوق الادب جانکر
جسقدر غزلین تیار تھین چھپوادین اب انشا اللہ تعالی اگر حیات باقی ہے
تو یہ دیوان دوسری مرتبہ مرتب ہوکر چھپے گا فقط
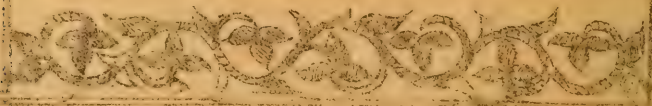
قطعہ در مدح جناب حکیم حاجی مولوی سید محمد سجاد صاحب مد ظلہ و جناب حکیم سید محمد جواد صاحب برادر حقیقی خرد جناب ممدوح

جواد و اہل مروت حلیم و اہل صفا
حکیم حاذق بے مثل حضرت سجاد

ابد شود چو ثنائے چنین ستودہ خصال جواد
کہ گویدش ہمہ عالم بزرگ و نیک نہاد

غزلیات رندانہ

اگر کچھ بھی صنم دلمیں ترے خوف خدا ہوتا
تو بیجا کی نہ عالم کو نہ یون بسمل کیا ہوتا

اگر تجھ پہ بھی محبت کا تری دلمیں مزا ہوتا
تو بیشک ایکدن پھر بھی کچھ رحم آگیا ہوتا

قیامت تک یہی حسرت رہیگی مجھکو اے ظالم
کہ بھولے سے بھی ایکدن وصل کا وعدہ وفا ہوتا

کبھی تھی آرزو تجھکو منانے وصل میں او جا
بگڑنا ناز کرنا روٹھہ جاتا اور خفا ہوتا

دوبارہ زندگی ہوتی ہماری یہ نہیں ممکن
مگر تمنے تسلی کے لیئے کچھ تو کہا ہوتا

گنہگاروں کی بخشش ای ابد دشوار ہو جاتی
اگر شافع نہ محشر میں رسول کبریا ہوتا

لو خراماں وہ فتنہ زا نکلا
حشر کا دل سے دغدغہ نکلا

گالیاں آپنے ہزاروں دین
سے منہ سے بھی کچھ بھلا نکلا

کیا لگاوٹ میں دل حسینوں سے
جسکو دیکھا وہ بیوفا دیکھا

کی مسیحا نے بھی مسیحائی
مرض عشق لا دوا نکلا

خوب دیکھا زمین سے تا بہ فلک
کوئی تجھسا نہ مہ لقا دیکھا

قتل تو کر چکے مجھے صاحب
کہئے اب دلکا حوصلہ دیکھا

جسکو سمجھے تھے ہم عدم کی راہ
عشق کا وہ ہی راستہ نکلا

مجکو رونیسے ہو گئی تسکین
پھوٹکر دلکا آبلہ نکلا

ای ار یار جسکو دوست سمجھے تھے
وہ بھی مطلب کا آشنا نکلا

یون ہی عاشق سے جو ہر زر گریزان ہوگا
چاک یوسف کیطرح یار کا دامان ہوگا

اوس پری سے کوئی آتا تو بھلا کہدیتا
آن دیوانہ ترا داخل زندان ہوگا

قیس سے کہتی تھی لیلی کہ نہ دی جان عزیز
وادی نجد تیری موت سے ویران ہوگا

میرے دلکو نظر مہر سے گر دیکھیے گے
صاف آئینہ مین خورشید نمایان ہوگا

آنکھ اوٹھا کر تمھین دیکھون یہ میرا کیا وقت
ضعف میرا ہی مری آنکھونکا نگہبان ہوگا

خلق قاتل کیطرف دیکھکے رہ جائیگی
کون مقتل مین مرے حال کا پرسان ہوگا

رہ نوردان عدم اور کوئی دم ٹھہرو
ہمکو بھی ساتھ جو لیلوگے تو احسان ہوگا

نزع مین ہوش تھی اتنے کہ وہ آئی ہین مگر
نہ بیان مجھسے ذرا بھی غم ہجران ہوگا

قیس سے کہتی تھی لیلی کہ نہ گھبرا جانا
شب غم مین ترا اللہ نگہبان ہوگا

تا لب حرفِ شکایت کبھی آنے نہ دیا — تجھسا ظالم کوئی خلق کا دربان ہوگا

ہمدمو یہ نہ کہے جاؤ خدارا پسِ فن — پھر کبھی کوئی مرے احوال کا پرسان ہوگا

شام ہی سے دلِ بیتاب کا یہ طور ہے رنگ — آج کیا تا بہ سحر اے شبِ ہجران ہوگا

گر کہا بھی یہ کسی نے کہ ابد ہے لبِ گور
ہنسکے کہتے ہان کہ معلوم نہین ہان ہوگا

وہ بہرِ قتل یہ ہین آستین چڑہائے ہوئے — ہم اپنے جینے سے یہان ہاتھہ ہین اوٹھائے ہوئے

نہ پوچھیو حال مری بیکسی کا اے یارو — بلا نصیب ہین ہم رنج کے ستائے ہوئے

تمہاری یاد سے غافل نہین ہین ہم اکدم — تمہین سے آنکھہ ہے پر دھیان ہین لگائے ہوئے

اجی برائے خدا مجھسے کچھہ ہنسو بولو — یہ کیا سبب ہے جو بیٹھے ہو منھہ بنائے ہوئے

تڑپ رہا ہے دلِ زار اسطرح میرا — کہ صید ہو کوئی جسطرح تیر کھائے ہوئے

دکھا نہ تیغِ نظر مجکو دمبدم قاتل — ہزارون تیرِ ستم ہم ہین پہلے کھائے ہوئے

قصوروار ہین ایسے کہ بعدِ مردن بھی — کفن مین ہم ہین ندامت سے منھہ چھپائے ہوئے

جو سست باز ہین چھٹتے ہین اوج عاشق کو — کہ سر پہ رکھتا ہے قمری کو سر چڑھائے ہوئے

ابد خدا کے لیے مجھسے کچھہ کہو تو سہی
یہ کسکی یاد مین بیٹھے ہو سر جھکائے ہوئے

بچاؤن جو ستائے کسکے نگہہ کی ناکہ ابرو کی
بٹھائے خم مین ہمکو محتسب آتا ہی ای ساقی
ملے مٹی مین آخر بنی لینی زلف والے سب
لحد سی گنج قارون تک یہ یعنی دزد پہنچینگے
تری پلکین تو ہین شارحِ کتابِ کفر او کافر
شہِ خوبانِ تاتار و ختن نامِ خدا تم ہو
متاعِ صبر غارت کر رہی ہو یان نو مستی سے
خزانہ مین رو کی چشمو نے بنایا ہی نیا چشمہ
طلسمِ جام کو ساقی نہ سمجھیگا کوئی سکیش
چمک اوٹھتا ہی ہر دم پھر کوئی شب کو وصل مین بھی
بس اتنا خون بہا دینا لہو ہونا جو خنجر سے
نہین لیتے ہین نامِ عشق ہرگز بے وضو عاشق
ہوا آتشبہ کے سایہ مین اوسکے کیا اثر پیدا
فرشتے مثلِ سرمہ خاک آنکھون مین لگائینگے

قیامت کا اشارہ ہی غضب آنکھین ہین جادو کی
تجھے حکمت بتاتی ہین یہ اوستادِ ارسطو کی
کہان بل کا نکلنا ہی کہان خوشبو ہی گیسو کی
کمعلا یہ پستیِ ہمت ہی ان دزدانِ بدخو کی
بشکلِ سامری انسے ٹپکتا ہی نشان جادو کی
مگر بس نقص ہی آئینہ رو شمع مین ہی آہو کی
یہ شبخون آپ مین عادت کہان سے آئی ابرو کی
اسی مین وہ سنا ہی ہین صورت نسرین خوشبو کی
مٹا دینا ہماری بعد یہ تصویر جادو کی
ستارے سی مگر کچھ چمک ملتی ہی جگنو کی
بہا دینا ہمارے نام پر اک بوند آنسو کی
مہیا چاہیئے ہر آن جاری نہر آنسو کی
ہما کر دل سی پوچھا چاہیئے تاثیر گیسو کی
جو تم بنواؤ گی تربت شہیدِ چشمِ جادو کی

ٹرا ہجر او ٹھ گئے دانتون پر ابد تار نگہہ اپنا

پروتے ہین اسی رشتہ مین اب ہم سلک لولو کی

صبح وصال جان چلی اوس قمر کے ساتھ
چہرے کا میرے رنگ ہوا فق سحر کے ساتھ

قرآن پر نثار تصدق رسول پر
ہدیہ کسی نے بھیجا ہی پیغامبر کے ساتھ

گردون کی کجروی سے ملا اور خاک مین
تقدیر اپنی پھر گئی اونکی نظر کے ساتھ

بیفائدہ ڈرائی ہوا ابرو کی تیغ سے
سودا تمھاری زلف کا ہی میرے سر کے ساتھ

افشان کہین ستارے ہوئین حرف چشم زلف
تسخیر کرتے ہین وہ نجوم و جفر کے ساتھ

زاہد کی بھی ٹہری ہی شب وصل مجھسے تیز
اسنے بھی سر اوٹھایا ہی مرغ سحر کے ساتھ

کعبہ مین بھی نہ یاد بتان دل سے جائینگے
مشکل سے چہوٹتی ہین ذرا عمر بھر کے ساتھ

او شہسوار ہیر جنازے پہ منہ نہ پھیر
اک دو قدم تو ہوتے خدارا کے ساتھ

کہلا جائینگی سحاب کی ساری تجلیان
برسیگا تو ابر اے وہ میری چشم تر کے ساتھ

نہ کیون ہو حال درد دل رقم آہستہ آہستہ
کہ چلتا ہی نقاہت سے قلم آہستہ آہستہ

رہی جاتی ہی دلمین حسرت دیدار او قاتل
خدارا ضربت تیغ دو دم آہستہ آہستہ

نہین اوٹھتا ہی بار حسن اب اونکی اوٹھانے سے
دم رفتار رکھتے ہین قدم آہستہ آہستہ

جو ہمدم میری تربت لیکے گذرے کوئی جانانہ
اوٹھا کچھ آپ ہی اونکا قدم آہستہ آہستہ

بہلا کیا ہو کسیکو عشق مین امید جینے کی
کہ بڑھتا ہی چلا جاتا ہی غم آہستہ آہستہ

بڑھا عشق کمر ہر روز کچھ یہ ساتھ گیسو کے
اسیر دام بھی پہونچے عدم آہستہ آہستہ

تماشا دیکھو دو یکبار ملکر شیخ و زاہد کا
یہ بندہ ہی ہون سکے نلے دام و درم آہستہ آہستہ

کسیکا جلوہ فرمائیکا شاید منتظر یہ ہے
دم آخر نکلتا ہی جو دم آہستہ آہستہ

جوانی مین ملی ہمکو دیار حسن کی شاہی
بڑھا نام خدا جاہ و حشم آہستہ آہستہ

کہان تک اوسکے آپہونچے ہین گیسو منہ تک آہستہ
یہی جا بیٹھے یون ہین تاحرم آہستہ آہستہ

خدا کی شان ہی دیکھین ہم اونسے کچھ بولین
کرو تم غیر سے باتین صنم آہستہ آہستہ

غریبون پر کرم فرماؤگے اکدن تو کیا ہوگا
چلے آؤ ٹہلتے دو قدم آہستہ آہستہ

بلائین ای امید شاید وہ ہمکو مہربان ہوکر
چلے بھی بزم سے اونکو تو ہم آہستہ آہستہ
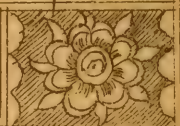
بلتا ہون سحر چین کہان ایکدم مجھے
جینے نہ دیگا تیری جدائی کا غم مجھے

لینے دی چین وصل کی شب ایکدم مجھے
اے آسمان قبول ہین سب ستم مجھے

دونون کو داغ عشق برابر ہوا نصیب
طاؤس کو ملی ہین زیادہ نہ کم مجھے

اے چرخ قبر کا بھی نہ باقی رہی نشان
ایسا مٹائے تجکو خدا کی قسم مجھے

کہہ دو صبا یہ غیر فراموش کار سے
یاد آ رہی ہی آپکی جھوٹی قسم مجھے

ہے کیا شگفتگی گلِ مضمون کی جابجا
سیرِ ارم دکھاتا ہی میرا قلم مجھے

جلدی جھکا دی گردن مینا کو ساقیا
واعظ نماز مین نظر آتا ہے خم مجھے

سینے یہ میری لوٹتے ہین کس غضب کے سانپ
آتی ہین یاد زلف کی جب پیچ و خم مجھے

نشتر ہے آج اور رگِ جانِ زار ہے
مژگان کی یاد چھیڑتی ہی دم بدم مجھے

ای پیرہن نہ تنگ ہو میرے سرور سے
برسون مین خوش ہوا ہون نہ دے آج غم مجھے

صیاد اب قفس مین خموشی کہانتک
دیدے اجازتِ اظہارِ غم مجھے

یہ ضعف ہے کہ سانس کا لینا ہی ناگوار
بس اب نہ چھیڑ سوزِ جگر دم بدم مجھے

یہ تو خبر یاد مین آؤن اُدہین اُبد
پھر ہچکیان یہ آتی ہین کیون دم بدم مجھے

کوئی حسرت بر آئی میری دل کی حسرت سے نہین
او سیہ مرتا ہون جو واقف میری صورت سے نہین

میرے دل کے آئینہ مین کسکی یہ تصویر ہے
اک سرِ مو فرق جسمین تیری صورت سے نہین

وصل مین شب بھر کیا سو سو طرح جسنے بیان
آپ کہتے ہین [illegible] نہین

لالہ پر داغ ہر کیا کیا چمن کو ناز ہے
کچھ خبر شاید ہماری داغِ حسرت سے نہین

کیا ہوئے وہ دن کہ ہر دم روبرو رہتے تھے ہم
ابتو اک مدت سے واقف اونکی صورت سے نہین

عید ملنے کو بھی برسون مین نہ آئی ایک دن
فائدہ کچھ آپ کی صاحب سلامت سے نہین

آسمان نے آہ کیسا تفرقہ ڈالا کہ اب
بیخودی رہتی ہی ہر دم عاشقونکو آپ کے
کیا خبر ہے کب گیا فرہاد آیا قیس کب
آگیا میرا خیال ایکدن تو بولے غیب سے
ڈالتا ہی اپنے بندونکو بھی دوزخ میں کوئی
ہین فقیر لاابالی دے جو نہ لے محنت خدا
نزع مین یہ کس مسیحا کا رہا ہی انتظار

ہم اکیلے ہین کوئی یاران صحبت سی نہین
رنج سے مطلب نہین کچھہ کام راحت سے نہین
ہمتو اپنے ہوش ہی مین ایکمدت سے نہین
وہ جو دیوانہ یہان تھا ایکمدت سے نہین
واعظا تجکو خبر رحمت کی وسعت سے نہین
خشک روٹی بھی ہمین کم نان نعمت سے نہین
بعد مرنیکے بھی آنکھین بند حسرت سے نہین

اگر کوئی کہتا ہے اون سے تیمہ مرتا ہے ابد
کہتے ہین ہو ہم تو واقف اوسکی ہو سے نہین

انکو لانیکی جائیگی لحد سی خاک گلشن مین
لگی ہی آگ سوز دل کی ایسی خانہ تن مین
نہ حسرت ہی نہ بیتابی ہی سینے ساتھہ چھوڑا ہا
کسی چھوٹون ہکھا اوس بیدرد نے کہکو تنہا ہا
کسی کی تیغ ہی سو میری قسمت مین شہادت ہے

سمیٹین گے خدا کے فضل سے گل اپنے دامن مین
کہ انگارہ ہی آتا ہے نظر جو گل ہی گلشن مین
فقط داغ محبت ہم لیے جاتے ہین مدفن مین
الٰہی کیا اثر کچھہ بھی نہین ہی میری شیون مین
تڑپتی ہی رگ جان صورت دل میری گردن مین

یہ ہر کوچہ کیا زندہ کوئی مرغ دل چھوڑا
فرشتے آئے مجھسے پوچھنے تجکو قیامت نے
نہیں معلوم مجھسے اوسکو ایسی کیا عداوت تھی
جو سن لیتے کہ گلچین ناشگفتہ پھول توڑینگے
فراق [illegible] میں بہار آہستہ [illegible] کی کہان لگا
یہ بیتابی عشق پڑا انکو جھکا کر جان ہی دیدیا
نہ ضبط اونسے ہوا رونیلگے وہ بیچارا نہ
نہ چھوٹا فصل گل میں بھی ہمین صیاد ظالم نے

یہ جوہر تیر کا آیا کہانسے تیری چتونمین
بہت تکلیف دی غیرون نے آکر کنج مدفنمین
لگا دی آگ بھی صیاد نے آکر نشیمن مین
کبھی شاداب یہ غنچے نہو لے صحن گلشنمین
نہ یہ ہمارا آشیان ہو نہ آشنا دم ہر دامن مین
نہ سمجھا آگ کیون بھڑکی ہوئی ہے شمع روشن مین
دکھایا جب لٹا کے منہ ہمارا کنج مدفنمین
تڑپ کر رہگیے ہم دل فسردہ قید نشیمن مین

اید کیونکر نہ ہم بھرتا ملین اوس بت کی صحبت کا
رگین ہین بہت نازک سے میری گردنمین

غضب ہے مجھسے تیورونمین کہا صرصر نے بن مین
نہ اب وہ گل مہکتی ہین نہ وہ بلبل چہکتی ہین
ہمیشہ یاد رکھتے ہین مگر استاد کہتے ہین
کبھی یہ منہ لگاتی ہو کبھی آنکھیں لڑاتی ہو
نہیں معلوم کچھ ہے یہ کیا مانی نے بھیجا ہے

کہ اب گل ہین نہ گلشن مین — نہ بلبل ہین نشیمن مین
اکیلے سر پٹکتے ہین — ہم اس اُجڑی نشیمن مین
صدا صیاد رکھتے ہین — قفس کو ہے گلشن مین
زبانکو بند پاتے ہو — غضب شوخی ہے چتون مین
بہت سینہ سپر کیا چاہے — یہ کیون خوبان لندنمین

جو پیتے ہو مئی احمر تو رنگت ہوتی ہی ظاہر
بہار باغ جاتی ہی صبا بھی خاک اڑاتی ہے
فنا کی بعد بھی کیا کیا بہار عمر نے ڈھونڈھا
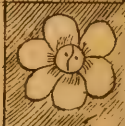
صبا صحرا مین گر جانا
ابد سے پوچھتے آنا
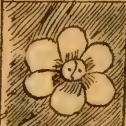
بیتا ہی خانہ خمار مین جب جام وحدت کو
مجھے رستہ بتانے نکہت گل آ گئی گلشن سے
اونھین حسرت یہ ہوتی ہی کہ مجھسا دوسرا بھی ہے
فراق یار مین اپنی یہ حالت اب تو پہونچی ہے
مقابل مین تمہاری جب کوئی آئینہ لاتا ہے
خیال آتا ہی جب اپنی گناہون کا مجھے یارب
فراق گلرخان مین جوش وحشت کا جو ہوتا ہے
شہید ناز ہون ہلتے رہینگے میری تربت پہ
گل رخسار جانان کا خیال آتا ہی جب مجھکو
لہو کا ایک قطرہ دل ہے کس کس کو دون اسمین

صفا شیشے سی ہی بڑھکر صراحی دار گردن مین
مجھے وحشت سناتی ہی جو چلنا ہو چلو ہمین
ہمین لیکن نہین پایا نہ صحرا مین نہ گلشن مین

غریبون کی خبر لانا
کہ کب آؤ گے گلشن مین

دھوان بھٹی کا برسانے لگا باران رحمت کو
کبھی صحرا نوردی مین جو بھولون راہ وحشت کو
کبھی آئینہ مین گر دیکھتے ہین اپنی صورت کو
کہ پھرون دیکھتا پیتا ہون مین حسرت زدہ جہت کو
تو مین حیران ہوکر دیکھتا ہون اوسکی صورت کو
تو مین بیتاب ہوکر دیکھتا ہون تیری حرمت کو
چمن مین کیسے جا بہلاتا ہون مین اپنی طبیعت کو
ملک عرش برین سے آئینگے میری زیارت کو
چمن مین دیکھنے جاتا ہون مین بھولا نگہت کو
الم کو رنج کو اندوہ کو غم کو کہ حسرت کو

نشان بھی رہا نور وان عدم کا کچھ نہیں باقی
مسافر مل گئے ہستی میں طے کر کے مسافت کو

جو رویا بھی تو کیا پایا جو سر پٹکا تو کیا دیکھا
ایاز پر رحم آتا ہی نہیں اوس بے مروت کو

حور و غلمان سے وہاں کیا چاہیے کیونکر بنے
گر جو بنتا ہی ہمارا خلد سے باہر بنے

نکلیں دل کی حسرتیں لڑئیں برسوں کی مراد
ایکدن سیرے ترے گراہی پہ پیکر بنے

ٹکڑے ٹکڑے ہو جدائی میں کہ جلا کر خاک ہو
گر گذر تو بھی جو تجھسے او دل مضطر بنے

راتدن کر اس پگڑ نیکی بھی کچھ ہے انتہا
ہمکو تو حسرت رہی اسکی کہ اک دم بھر بنے

منزل الفت میں گو ہیں ہر طرح کی مشکلیں
اب تو رکھا ہی قدم جو کچھ بنے دلبر سے بنے

ہو رسائی تا دہن گویا عدم میں جا قیا
بات بنجائے جو سیری خاکسی ساغر بنے

دیکھکر تصویر یوسف یون پکاری حسن و عشق
ہان مصور اس سے نقشہ یار کا بہتر بنے

ہر طرح کی راحت و آرام حاصل ہے مجھے
سیکدی کے پاس ساقی کیون نہ اپنا گھر بنے

یون تو صد ہا مرحلے طے کر چکے ہم اے ایاز
دیکھیے اے عشق کی منزل میں کیا ہم سے بنے

دکھائی شکل نہ تو نے جو دلربا برسون
ترے فراق کا دلکو قلق رہا برسون

اثر ہوا نہ انہیں کچھ بھی وای ناکامی
کیا فراق میں گو نالہ و بکا برسون ۲

کرم ترا ہی جو بخشی وگرنہ سرتاپا
گناہگار ہون مجھسے ہوئی خطا برسون

جواب لکھے پڑہ پڑہ کی نامۂ اغیار
مگر ہمارا عریضہ پڑا رہا برسون

تلاش یار مین اوقات صرف کی لیکن
کہین جہان مین نہ اونکا پتہ ملا برسون

رقیب پھرتے ہین خوش خوش وصال جانانہ سے
ہم ایک ہین کہ رہی یار سے جدا برسون

دوا دوش یہ عبث ہی حکیم صاحب کی
مریض عشق کو ہوتی نہین شفا برسون

یقین تو دیکھہ ہمارا قبول ہو کہ نہو
تری جناب مین مانگا کیئے دعا برسون

نہ دیکھی صورت صحت کبھی ابار ہمنے
تپ فراق کی ہوتی رہی دوا برسون

کچھہ نیا عشق نہین اوس بت بے پیر کے ساتھ
یہ مصیبت ہی ازل سی میری تقدیر کے ساتھ

کب تلک ظلم و ستم کرتے رہو گے صاحب
یہ ادا تا بہ کجا عاشق دلگیر کے ساتھ

سامنے سے مہ و خورشید بھی کتراتی ہین گریز
کیا کوئی ہوگا مقابل تیری تصویر کے ساتھ

کچھہ نہین ہوتا ہی ہوتی ہی جو تدبیر خلاف
کام سب خلق کے وابستہ ہین تقدیر کے ساتھ

ای ابد حشر مین حضرت کو مرا ہوگا خیال
جی سے الفت ہی تجھے حضرت شبیر کے ساتھ

ب نصیب ہوگا ہمین وصل یار کب
تسکین پائیگا یہ دل بیقرار کب

دکھلائی شکل دیکھئے وہ گلعذار کب
حاصل ہو مدعای دل بیقرار کب
غیروں سے ملکے ہمسے مکرنا فضول ہے
کرتے ہیں ایسی بات کا ہم اعتبار کب
واعظ ہزار مجکو نصیحت کرے مگر
سنتا ہی ایسی میرا دل بیقرار کب
کیا پوچھتے ہو غیر سے آنیکو میرے گھر
دیگا صلاح نیک بھلا بد شعار کب
دیکھیں ہیں پابستِ شوق کی میری زبان
اب میرے پاس بیٹھیگا وہ گلعذار کب
کس روز ہنسکے ہوگئے ہیں آپ ہمکلام
دکھلاؤگی بھلا گھر آباد ار کب
بس ہرزہ گوئی ہو چکی خاموش ای ابد
لکھیگا نعت سید والاتبار کب
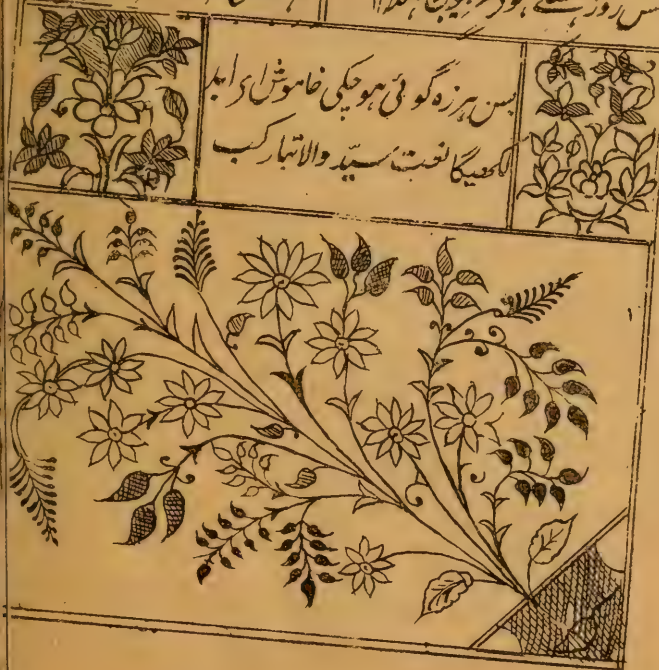
تقریظ دلپذیر شاعر شیرین مقال نازک خیال افصح الفصحا ابلغ البلغا وحید العصر یکتای روزگار مشہور نزدیک و دور جناب منشی خواجہ محمد حسن صاحب تخلص احمد لکھنوی تاجر کتب

الحمد للہ الذی لما قال کن فکان + وارسل نبیہ محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
علی خلقہ بالبر والاحسان + یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما +
مرسل علی رسل علی یہ نعتیہ دیوان ہی کہ مجموعۂ رحمتِ ایزد منان ہی + ہر بیت
جنت کا کاخ بھی ہی اور من وجہٍ ابروی حور بھی ہی + ہر مصرع طوبی کی
شاخ بھی ہی اور من وجہ شمعِ نور بھی ہی کاغذ اگر عارضِ صبیح ہی تو خط بھی
حُسن ملیح ہی نظم سلکِ گہر ہی بندش کیسی فصیح ہی عاشقانِ محمدی پہلی ہا تمہ

دلون پر رکھ لین پھر یہ غزلین دیکھین یا سُنین عاشق کو دردِ دل کا اظہار ہے جسے سُننکے دل سنبھالنا دشوار ہے منشی محمد عبد الرحیم صاحب ابد نے جو ازمین جامِ عشق احمدی پیا ہے وہی نشہ یہ رنگ دکھا رہا ہے + طوبیٰ لکم ایہا العشاق زہرِ محبت کے ساتھ اگر مرتبہ ممدوح پر نظر ہے تو اسکے ہر شعر مین تریاقِ فاروق کا اثر ہے اسکی ستایش نگارش سے افزون بیان سے باہر ہے اگر آنکھہ ہے تو خود ہر شمع کی روشنی ظاہر ہے باہر ہے جو لوگ اسکی ثنا کرتے ہین فرشتے اونکی ہمزبانیکی تمنا کرتے ہین بندہ احمد یہ افتخار کرتا ہے کہ گوہر ہند شورِ تقریظ اور دُرِ منظوم تاریخ اسیر نثار کرتا ہے فقط

ابد نے ہم نعت کی ہر غزل مین	کچھ اوصاف لکھے کچھ ارمان لکھا
منِ طبع احمد سے کہتا ہے ہاتف	یہی نعت کا خوب دیوان لکھا

سنہ ۱۳۰۱ ہجری

قطعہ تاریخ تراویدہ کلک گہر سلک جناب مولوی سید زین العابدین صاحب تخلص وقار لکھنوی شاگرد جناب گلشن الدولہ بہادر تخلص بہار مدظلہ

عبد الرحیم نعت گو گفتہ بطرز نکو
لاریب دیوانِ ابد مقبولِ عالم مستند
ہر مصرعش باعز و شان در بیت ارض و آسمان

مدح و ثنای مجتبیٰ صل علیٰ صل علیٰ
محمود و وصف مرتضیٰ صل علیٰ صل علیٰ
شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ صل علیٰ صل علیٰ

اکنون فقارِ نکتہ دان گویا پئے سالِ دوان
نعتِ محمد مصطفےٰ صل علیٰ صل علیٰ
سنہ ۱۳۰۱ ہجری

قطعہ تاریخ از نتائج افکار شاعر نازک خیال وحید روزگار
جناب مولوی محمد قاسم علی صاحب تخلص قاسم لکھنوی

چو دیوانِ ابد مطبوع گشتہ
رقم زد کلکِ قاسم سالِ طبعش

پسند آمد بہر فرزند آدم
خوشا دیوان مدح عین عالم
۱۳۰۱ ہجری

قطعہ تاریخ از فکر بلیغ شاعر شیرین مقال یکتای روزگار جناب
منشی محمد یعقوب صاحب تخلص اثر شاگرد جناب نادر شاہ خان صاحب
تخلص شوخ دہلوی

وش الله خوشا طالع بیدار آمد — کہ لکھا نعت مین دیوان کا یکسر کاغذ
مدح حضرت کا ہو یہ فیض کہ اس دیوان کا — گلشن خلد کا تختہ ہو سراسر کاغذ
بسکہ مسطور ہین اسمین لب و عارض کی ثنا — رگِ گل سطر ہین برگِ گلِ احمر کاغذ
وصف اس نعتیہ دیوانکا کوئی کیا لکھے — درِ معنی سے ہو خود معدنِ گوہر کاغذ
کاغذِ زر کی طرح رکھہ لو ابد آج اسے — شاہ کو دیجو کل ہیہ لبِ کوثر کاغذ
حشر کو پلۂ میزان پہ اس دیوان کا — دیکھنا وزن مین ہو جائیگا بہتر کاغذ
واہ ری فیض کہ مطلع مین جو چہینٹے گو گیا — بنگیا آئینۂ سنگ کا جوہر کاغذ

سال تاریخ کا اعداد اثر کو جو ملے
لکھدیا نقشِ شفاعت وہین لیکر کاغذ
۱۳۰۱

قطعہ تاریخ از فکر بلند شاعرِ فصیح اللسان یکتای دوران جناب مشفقی و محبی یوسف علیخان ساکن رامپور حال مقیم کلکتہ شاگرد میر محبوب صاحب

خوب بہتر چھپا یہ دیوان ہے | جسمین رنگین وچست ہین اشعار
کیا چمکتے ہوے ہین شعر اسمین | لفظ ہین غیرتِ دُرِ شہوار
فکر تاریخ سب ہوئی مجسکو | ہاتفِ غیب نے کہا یہہ پکار

لکہدو تاریخ یہ تجلی تم
جلوۂ برق مخزنِ الوار
١٣٠١ھ

قطعہ تاریخ از فکر وسیع جناب حافظ صاحب شیر نیستان سخندانی ضیغم بیشہ سعنی پروری افصح الفصحا ابلغ البلغا شاعر معروف ومشہور قرابجی وشفقی جناب حافظ محمد علی نجف صاحب نجف رامپوری مالکِ اخبار گوہر نجفی شاگرد حضرت داغ دہلوی

ابد عبد الرحیم آن پاک فکر است | کہ شد در نعت حرفِ جانثاری
شنیدہ طبع دیوانش بگفتا یون | وزیدہ ای نجف بادِ بہاری

نباشد چون دلِ تاریک روشن
کہ سالِ اوست شمعِ رستگاری
١٣٠١ھ

قطعہ تاریخ از فکر دُر سلک نوباوہ گلشن سخندانی گل گلزار شیوۂ زبانی شاعر زرین جناب منشی محمد یحیی صاحب نفیس شاگرد جناب حافظ محمد علی نجف صاحب نجف رامپوری

دیوان نعت احمد کیا خوب تر چھپا ہے | جسکے معاینے کا شایق شہ و گدا ہے

نام و تخلص انکا عبد الرحیم ابدی
کیونکر نہ اہل دین کو ہو پسند دل سے

جنکے سخن کا شہرہ ہر سمت ہو رہا ہے
درگاہِ شاہِ دین مین مقبول ہو چکا ہے

جب فکر سال اوسکی دل کو ہوئی تقدیر سے
کہنے لگا یہ ہاتف خورشیدِ اصطفا ہے
۱۳۰۱ھ

قطعہ تاریخ از نتیجہ افکار گوہر بار سخندانِ کہن مشتاق مشہورِ آفاق برگزیدہ بارگاہ
حضرتِ غفور جناب خواجہ ولایت علی صاحب سرور شاگرد جناب خواجہ حیدر علیصاحب آتش

پھر خدا و ندِ دو عالم اوس سے راضی کیون نہو
مدح خوان ہو اپنے محبوب خدا کا جو بشر

ای فرشتو یہ صلہ اوسکو ملیگا نعت کا
حشر کے دن جائیگا جنت مین سیدھا بیخطر

فکر مین تاریخ دیوانِ ابدکی ای سرور
عرش سے آواز آئی بے بدل لختِ جگر
۱۳۰۱ھ

قطعہ تاریخ سخنورِ یکتا شاعرِ بے ہمتا شیرین مقال تازہ خیال کمال پیہ در معانی گستر
والاجناب منشی مظفر علی صاحب ہنر لکھنوی ثم المٹیابرجی عم فیوضہ

آمدہ مطبوع کلامِ ابد
در صفتِ خاصِ جنابِ نبی

گفت ہنر مصرعِ تاریخ آن
محمدتِ خاصِ جنابِ نبی

ایضاً

اے ابد مقبولِ عالم کیوں نہو تیرا کلام	مدح خواں اوسکا ہی جو اللہ کا محبوب ہے
ایک مصرع چار ارکان اوریں دو یاد اے	وصف ختم الانبیا کا پاک ہی مرغوب ہے

قطعہ تاریخ ریختۂ کلک جواہر سلک شاعر شیرین زبان سخن ور نامی زبان جناب آغا حسین صاحب تخلص مذہب لکھنوی حال مقیم مٹیا برج شاگرد حضرت ہنر لکھنوی

چو مطبوع شد از ابد تازہ دیوان	بہ نعت پیمبر خوش آئین خوش اسلوب
دم فکر مذہب مبیں مسیحی	رقم کرد اشعار زا یاب مرغوب

قطعہ تاریخ چکیدۂ خامۂ بلاغت تراویدۂ جادو طراز جناب مرزا محمد عباس صاحب تخلص شاذ لکھنوی حال مقیم مٹیا برج شاگرد حضرت ہنر لکھنوی

کیوں کر نہو کلامِ ابد قابلِ درود	جو شعر ہی وہ دفترِ اشعار نعت ہے
مصراع سال طبع لکھا کلکِ شاذ نے	دیوان ہی یا شگوفۂ گلزار نعت ہے

قطعہ تاریخ چکیدۂ قلم اعجاز رقم شاعر فصیح اللسان شکرین مقال کلیم طورِ سینا سخندانی مشفقی و محبی جناب حافظ ظہور اللہ صاحب ظہور لکھنوی خوشنویس شاگرد حضرت نجف رامپوری

یہ دیوان نعتیہ لکھا ہی جسنے	لیاقت میں اوسکی نہیں کُچھ شک ہی

ظہور اسلئے ہینے کی فکر سال	کہ وہ مخلص و مہربان کا لقصد ہے
لکھا مصرع سال بیدل ابد کے	کہ مرغوب دیوان نعت ابد ہے
	۱۳۰۱ھ

قطعہ تاریخ از نتائج افکار شاعر یگانہ روزگار مشہور دیار وامصار شوخ مزاج جناب شیخ محمد وزیر صاحب وزیر عظیم آبادی مالک گلدستہ نتیجہ سخن ودربن پریس کلکتہ

مطبع قادریہ مین ہوئی ابد	چھپ چکا یہ کسقدر مرغوب ہے
تم بھی یہ تاریخ لکھدو ای وزیر	نعتیہ دیوان واللہ خوب ہے

قطعہ تاریخ از فکر بلیغ جناب احمد شیر صاحب تخلص برق عظیم آبادی شاگرد وہمشیرہ زادہ مصنف

ہے یہ کتاب لاجواب شعر ہین اسمین انتخاب	ایسا کلام آجتک اسکے سوا نہین چھپا
لیکے سر سے بدر کے برق لکھو تو سال تم	مہر سپہر معرفت اسکو کہو تو ہے بجا ۱۲

قطعہ تاریخ از فکر بلند شاعر نازک خیال جناب منشی محمد منیر بخش صاحب تخلص اثر ساکن نواب گنج بارہ بنکی مولود خوان نعت گو شاگرد جناب مصنف صاحب

چھپا ہے لاجواب ایسا یہ دیوان	ہوئی ہے جس سے روشن قدرت حق
اثر تاریخ کی کیا تمکو ہے فکر	لکھو مہر منیر رحمت حق ۱۱
	۱۳۰۱ھ

قطعہ تاریخ از جناب منشی نور علی صاحب تخلص بہ نور ساکن کلکتہ شاگرد جناب مصنف صاحب

یہ کیا خوب دیوان بہتر چھپا	جو دیکھو تو ہے طرز اسکی نرالی
ندا ہاتف غیب نے نور یہ دی	کہ شمع ہدایت ہے تاریخ اسکی

قطعہ تاریخ از فکر وسیع شاعر یگانۂ آفاق جناب منشی محمد قمر الدین صاحب سُہا منیری شاگرد مصنف صاحب

چھپا اوستاد کا دیوان ایسا	بجا ہے گر کہوں میں آیت فیض
سُہا کو جب ہوئی تاریخ کی فکر	ندا آئی لکھو تم آیت فیض

قطعہ تاریخ از شاعر نازک خیال سخنور شیرین مقال جناب حکیم منشی ناظر حسن صاحب ناظر رام پوری اڈیٹر اخبار گوہر نجفی و برادر حقیقی جناب حافظ علی نجف صاحب و شاگرد حضرت داغ دہلوی

ابد عبد الرحیم آن نعت گوئے	کہ از نظمش جہان پر منفعت شد
بطبع خاص دیوانش خلایق	ندا ایزد مستحق مغفرت شد

بگوش ناظر آمد این ندائے
کہ تاریخش متاع معرفت شد
۱۳۰۱ھ

قطعہ تاریخ از فکر بلند شاعر وحید العصر فرید الدہر نقش پیرای بزم سخندانی صورت آرای انجمن معانی مشفقی ومحبی جناب حافظ وحید الدین صاحب وحید دہلوی شاگرد حضرت نجف رام پوری

چو این سوز ابد مطبوع گشتہ	بفضل حضرت خلاق بیچون
بگوشم ای وحید آمد ندائے	کہ سالش شد ظہور طبع سوزان

قطعہ تاریخ از بلند خیالی شاعر یگانۂ آفاق جناب خواجہ محسن علی صاحب محسن ساکن کلکتہ شاگرد جناب ناسخ صاحب ساکن ایضاً

قالب شاعر چون نگردد شادمان از دیدنش	کس ندیدہ این چنین زیبا و انور دفترے
ہاتف غیبی ز فرط شادمانی از فلک	سال طبعش گفت محسن بود بہتر دفترے

۱۳۰۱

قطعہ تاریخ فیض محمد خان صاحب فیض ساکن موضع بدہول ضلع مظفر نگر منصرم مطبع شاگرد مصنف صاحب

مطبع قادریہ میں دیوان سیا چھپا	دیکھکر اوسکو ہوی کیا شاد و خرم شائقین
پوچھیہ تو دلسے صبا کی فیض لطف سال طبع	اور لکھدو گوہر مقبول نعت شاہ دین

قطعہ تاریخ از کوشش بلیغ شاعر بلبل گلستان سخندانی و عندلیب بوستان جانی جناب حافظ محمد اسیر الله صاحب تخلص اسیر ساکن کانپور محلہ بصری بازار خوشنویس متعلقہ مطبع ہذا شاگرد مصنف صاحب

کیسا اوستاد کا دیوان چھپا ہی بہتر	عرش سی فرش تلک جسکی ہوئی ہی شہرت

گل کھلائی ہین احمد سب نے صحن تاریخ | تم بھی لکھدو چمن فیضِ بلاغت ۱۳۰۱

بسکہ ہی نعت مین میرا دیوان
ثنایۂ حق سوادِ ہر صفحہ
طبع کا سال مجھسے کہتا ہے
خاتم الطبع

کر رہے ہین فلک ثناخوانی
جان کر ایک سروشِ ربانی
بارک اللہ ظلِ یزدانی ۱۳۰۱

بعد از حمدِ باعثانِ حقیقی گلدستہ نعت سرورِ عالم فخرِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم واضح باد کہ این دیوان لاجواب بہر دل عزیز موسوم بہ سوزِ ابد فی نعت حضرت رسول الثقلین سرورِ کونین ملقب بہ دیوان آبدار تصنیف شاعرِ شیرین مقال نازک خیال کلیم طورِ سینای سخندانی خضر چشمۂ حیوانِ تر زبانی جوہر آئینۂ فضل و کمال گوہرِ یکدانۂ صدف حسن مقال سخندان و معنی آفرین شیدای خاتم المرسلین و عاشق جانباز شافع المذنبین چراغ کاشانۂ متانت شمع شبستانِ بزم معرفت جناب منشی سید محمد عبد الرحیم شاہ صاحب ابد لکھنوی شاگرد حضرت حکیم حاجی مولوی محمد سجاد صاحب مولائی ظلہ در رشک گلزار مطبع قادریہ حسب فرمائش والا مناقب عالیشان جناب فیض محمد خان صاحب باہتمام جناب ناخدا صاحب مصدر مکارم اخلاق و موردِ مراحم اشفاق جناب محمد حسن صاحب خدا طبع شدہ طیار گردید نظارہ بخش اولی الابصار گشت کسی حضرات مطابع این دیوان را بدون اجازت مہتمم موصوف قصد طبع نفرمایند عوض نفع نقصان بردارند چراکہ این دیوان بموجب قانون نمبر ۲۰ ۱۸۶۷ء داخل بہی جسٹری گشتہ مصرع
بر رسولان بلاغ باشد و بس

بہ چون بتاریخ دہم شوال المکرم سنہ ۱۳۲۳ ہجری قدسی مطابق سوم اگست سنہ ۱۹۰۵ع باہتمام رسید

اشتہار واجب الاظہار

علاوہ اسکے کتب مندرجہ ذیل بہی برای فروخت موجود ہین شائقین با رسال قیمت پیشگی طلب فرماکے ملاحظہ سے وافر اٹہائین۔

کتب موجودہ مفصلہ ذیل

گنجینہ عشاق یعنی قصہ یہودی و قصہ حضرت اویس قرنی نظم و نثر تالیف منشی عبد الرحیم صاحب آبدہ قیمت (۱ر) محصولڈاک (۰)

شد النطاق فیما یحق من الطلاق مع رسالہ تمام الہدایا تصنیف جناب مخدوم محمد ہاشم صاحب علیہ الرحمہ سندی و ٹتوی قیمت (۰۲ر) محصولڈاک (۱۰)۔

فتح الکلام فی کیفیت اسقاط الصلوۃ والقیام تالیف جناب مخدوم صاحب مذکور الصدر قیمت (۱ر) محصول الڈاک

بیان الجلی فی کون قدامی امام الاقطاب علی عنق کل ولی اللہ یعنی بیان مین قول قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ تالیف جناب محب احمد عبد الرسول شاگرد جناب مولانا عبد القادر صاحب بدایونی قیمت ۱ محصول۔

سفینۃ القاری تالیف جناب آغا عبد المنان جہانگیر نگری عرف ڈہاکہ قیمت ۹ محصول ۱ر۔

دیوان خاقان عجم۔ از تصنیف جناب بلبل بوستان سخندانی رشک فردوسی خاقانی سرفراز ارباب فصاحت مطلع

دیوان بلاغت جناب منشی محمدی صاحب متخلص بہ خادم اوستاد حضور مہاراجہ بردوان دام اقبالہ قیمت (۲ر) محصول (۲)

غلط نامہ سوز ابد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١	٥	مطبع قا دری	مطبع قادریہ	٣	١	گھگیا	گھلگیا	٥	٦	دریاسے	دریاسہے
٧	١٣	ہین	مین	٧	١٤	کیا	گیا	٩	١٥	بہوتے	بہوسے
١٠	١	مریر	سرپر	١٢	١٠	بہی	بھی	١٣	٢	شب نصیب	شب کو نصیب
١٩	٧	میری	مری	٢١	٢	پڑھے	برڑھے	٢٠	١	مکر	مگر
٢٨	١٠	ہجر احمد بھی	ہجر احمد مین	٣٥	٩	آتی ہین	آتی ہے	٣٦	١٣	ایک	اک
٣٩	٤	پیدا ہوکے	پیدا کیے	٤٣	٤	سنا ذرا	ستا ذرا	٤٥	٧	یہ خیر البشر	یہ خبر خیر البشر
٤٥	٨	اور مخزون	اور محزون	٤٥	١٢	صیّار ہے	طیّار ہے	٤٧	١١	لڑلونکا	لڑکون کا
٥٠	١	رہبر رہ	رہبر راہ	٥٠	٤	مین	ہین	٥٢	٧	محابہ	صحابہ
٥٢	٧	خیروغ	فروغ	٥٣	٣	روتیا	رویا	٥٦	٩	بگڑتا ناز کرنا	گمڑتا ناز کرتا
٥٦	١٥	دیکھا	نکلا	٥٧	١	دیکھا	نکلا	٥٧	٢	حوصلہ دیکھا	حوصلا نکلا
٥٧	٣	راستہ	راستا	٥٧	٩	کتہ دی	کہ نہ دی	٥٧	١٠	گر دیکھہ گے	گر دیکھوگے
٥٩	٦	تارتار	تاتار	٦٠	٩	خدا کی ساتھ	خدا اور کے ساتھ	٦١	١٥	یہوٹی	جھوٹی
٦٤	٣	عدوت	عداوت	٦٦	٥	برآئین	برآئے	٦٩	١٤	شااخ	شاخ
٧٠	٥	منشور	منتشور	٧٠	١٠	من	سن	٧١	٤	دوان	روان
٧٣	٩	جانثاری	جان نثاری کا	٧٩	٦	گلدستہ نعت	گلدستہ نعت	٨٠	٩	سندی	سندھی
				[illegible]	٢	[illegible]	ملک				

درود تاریخی من مصنف

کیا حسن اتفاق ہے اچھی شے کو دیکھکے درود پڑھتے ہین دیوان نعت پر درود
پڑھنا مناسبت شاعری سے خالی نہین ہے راقم نے اسکے طبع کی خوبیان
دیکھکے درود پڑھا حساب جو کیا تو مادۂ تاریخ طبع تھا دیوان تو
خیر اہل مطبع کی سعی ضرور مشکور و مقبول ہے - وھو ھذا

الله
ربنا صل علی سیدنا و رسولنا
محمد و آلہ وسلم دائما وابدا
۱۳۰۱
محمد
حضرت عثمان ذی النورین
حضرت محبوب سبحانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی
۱۳۰۱
قد تمام بعون الله الملک العلام